رجسٹرڈ ایل ۳۶

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر

نمبر ۲ — دار الامان قادیان ۲۴ رمضان سنہ ۱۳۱۸ھ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء — جلد ۵

پاک شاعری

سید مہدی حسین صاحب ساکن سیالکوٹ

ھٰذَا دُعَائِیْ کَمَا هُوَ فِیْ قَلْبِیْ

لیچل وہاں جہاں ہے مسیحا خدا مجھے
اس کے سوا کہیں نہیں ملتی دوا مجھے
دنیا کے مخلصوں سے نہایت نزار ہوں
مطلوب ہے مسیح کا دار الشفا مجھے
رب کریم فضل و کرم کر غنی ہے تو
تیرے سوا کسی کا نہیں آسرا مجھے
تصویر دیکھکر نہیں آتا قرار ہے
دکھلا دے جلد صورت شاہ ہدیٰ مجھے
اکبار اُس جناب کو آنکھوں سے دیکھلوں
آئے اجل تو صبر نہیں اسکا گلا مجھے
جان حزیں قدوم مبارک ہیں ہو رحل
اسکے سوا کچھ اور نہیں چاہتا مجھے
اے کاش میری خاک میں ہو قادیاں کی خاک
مسکن ہے وہاں تو مدینہ ملا مجھے
اے قادیاں کے قافلہ والو ذرا سنو
باد صبا تو جاتی ہے ملتی تو جا مجھے
کس سے کہوں کوئی نہیں سنتا مری فغاں
کیسے عجب زمانہ سے پالا پڑا مجھے
سچ ہے فقیر کا کوئی یار ورنہ آشنا
غیر از خدا کوئی بھی نہیں پوچھتا مجھے
اے میری زندگی جان کے پروردگار پاک
حیران ہوں تیرے ہوتے ہوئے کیا ہوا مجھے
پہونچا دے مجھکو بقعہ دار الامان میں
کردے فقط امام کے در کا گدا مجھے
دنیا کی عزتوں سے مجھے ننگ و عار ہے
کافی ہے اگر نائب خیر الوریٰ مجھے

سنتا ہوں ملک میں تشریف لائے ہیں
حضرت کے ساتھ روح و ملائک بھی آئے ہیں

ناساز گار جب ہی ہوا اس جہان کی ہے
دلمیں مرے طلب کسی دار الامان کی ہے
پڑتی ہے آج برف زمانہ میں کس قدر
پر دیکھیں میرا اب بھی بناوٹ کتاں کی ہے
حالت پہ اپنی روتا ہوں ہر وقت صبح و شام
پیر تلاش مجھکو کسی نوحہ خواں کی ہے
مرض گناہ نے مجھے گھیر ہی کر لیا
اک وجہ یہ قوی مری آہ و فغاں کی ہے
چندے اگر یہی ہے مرا رنگ و روئے قلب
تو منقطع امید بھی تسکین جاں کی ہے
دار الشفا کہیں ہے مریض گنہ کہیں
کب خیریت بھلا مری روح رواں کی ہے
کہدے کوئی یہ میری زبانی مسیح سے
حالت بہت کثیف تری نیم جاں کی ہے
یا رب تری جناب میں کچھ بھی کمی نہیں۔
اتنی خبر تو دے مری مٹی کہاں کی ہے
اترے ہیں جس مقام پہ حضرت مسیح پاک
وہ سرزمین دوستو ہندوستاں کی ہے
مرتا ہوں جس زمین پہ رہنے کے واسطے
وہ مولد المسیح جگہ قادیاں کی ہے
تنزل الملئکۃ فیہ کل حین
من کل امر جسمیں بھلائی جہاں کی ہے
یا رب تو مجھکو جلد عطا کر وہ جائے پاک
بستی جو آسماں پہ مسیح الزماں کی ہے
شہزادوں کی بھی مجھکو زیارت نصیب ہو
یہ آرزو مری مرے سب خانماں کی ہے

گھر بھی وہاں ملے مجھے اور قبر بھی وہیں
جذبات منہیات سے ہو صبر بھی وہیں

اس کے بعد یہ مصرع القا ہوا
اے مجری غم کھا کہ یہ اندوہ کے دن ہیں

درخواست

ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمارے وہ احباب جنکو اللہ تعالیٰ نے نظم لکھنے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ اس قوت کو ضایع نہ کریں۔ حضرت اقدسؑ کے دعاوی اور دلائل کو نظم میں لکھ کر بغرض اشاعت روانہ کریں

ایڈیٹر

بنی ہوئی ہے اور مختلف قسم کے جھلا
دام تزویر یا سلسلۂ مریدین میں گرفتار
ہیں یہ سارا کارخانہ ملیامیٹ ہوجائیگا

غرض

عزیزو یاد رکھو جو چیز انسان کو متقرب
الٰہ ہونے سے روکتی ہے وہ ہوا ہی
ہے افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواہ
بڑا بھاری بت جس نے راستی کے قبول
سے انسان کو روکا ہے وہ ہوا ہی ہے
مٹی پتھر کے بت کا نہ پوجنا بہادری نہیں
ہے اس لئے کہ قومی رسم کے لحاظ سے بھی تو وہ
ممنوع چیز ہے ایک شخص کہ مسلمان کہلا کر
ہر قسم کے معاصی اور مناہی کا مرتکب
ہو جاتا ہے لیکن خنزیر کا گوشت نہیں
کھاتا۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی کتاب
اس کی حرمت کا فتویٰ دیتی ہے بلکہ رسم
و عادت کی پیروی کی بنا پر نہیں
کھا سکتا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں
کہ اس کا یہ خنزیر کا نہ کھانا اور یوں
ایک ہی سے بچنا کوئی ثواب کا موجب
نہیں ہے کیونکہ محض اللہ تعالیٰ کے
لئے اس نے اسکو نہیں چھوڑا اگر اللہ
تعالےٰ کے لئے چھوڑا ہے تو پھر اندھیر
کیا ہے کہ وہ دوسرے معاصی سے پرہیز
نہیں کرتا۔ اسی طرح پر بڑا موحد وہی
جو اپنی ہوا کو چھوڑے جبکہ ادھر سے
شیخنا و مولانا کی آواز اس کے کان میں
پڑے اور ادھر اس کے گدی نشین
ہونے کا شہرہ ہو باوجود اس کے
اگر وہ ایک صداقت کو پا کر گواہی دے
اُٹھے اور اپنے منصب اور مرتبہ کی
کچھ بھی پروا نہ کرے وہ ہے جسنے
اپنی ہوا کو چھوڑا ہے مبارک ہے وہ
جسکو یہ رتبہ ملا۔

میں پھر اسی سلسلہ گفتگو میں کہنا چاہتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے دل پر آیات
نازل ہوئیں مگر اس نے اپنی خواہش کی پیروی
کی اس نے راستبازی کے قبول کرنے کا درجہ
اسکو نہ ملا فانسلخ منھا جسطرح سانپ
ایک موسم میں کینچلی اتار دیتا ہے اور نئی
کینچلی پیدا ہوتی ہے اور صاف چمڑا نکل
آتا ہے اسطرح پھر اس نے خدا تعالےٰ کے

نشانوں کی ایسی بیقدری کی کہ گویا اسکو
چھوا بھی نہیں۔ میرے دل کا آدمی تو
ان باتوں کو سنکر کانپ اٹھتا ہے کہ اللہ اکبر
یہ کیسا قلب ہے کہ نشان پر نشان
دیکھتا ہے اور پھر تکذیب پر جرأت۔
آخر ایسے شخص کی فطرۃ کیسی مسخ ہوئی ہے
اس میں خدا نے یہ قاعدہ کلیہ بنایا ہے
کہ ماموریت اللہ کے نشانات کو دیکھکر آفاقی
ہوں یا انفسی جھٹلانا کمثل الکلب ہوجاتا
ہے۔

عزیزو! ممکن ہے کہ تم میں سے کسی نے
کسی راستباز کی پاک صحبت پائی ہو یا
اولیاء اللہ کی کتابیں پڑھی ہوں۔ اقلاً
سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی
مبارک کتابیں پڑھی ہوں ایسا شخص
جانتا ہے کہ عظیم الشان دولت جسکے
لئے سالک تڑپتے ہیں وہ سکینت
وقار۔ استقامت۔ طمانیت اور یہی
قلب ہے کہ روح میں ایسی جمعیت پیدا
ہو جائے کہ زمانہ کا کوئی زلزلہ اور قہر
اُسے جنبش نہ دے سکے۔ تم جانتے ہو کہ یہ
عالم فنا حزنوں اور کدورتوں اور رنجوں
کا عالم ہے ہر ایک اپنے دل میں دیکھے
کہ ذرا کوئی بات مزاج کے خلاف سننی
پڑے تو دماغ سراسیمہ اور ازکار رفتہ
ہوجاتا ہے ہادی کامل رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف نگاہ کرو کہ مکہ معظمہ میں
کسقدر زہرہ گداز دکھ اٹھائے۔
پھر اس استقامت اور سکینت کو دیکھو
جو آپ کے حال سے عیاں ہوتی ہے
اگر آپ ابنائے زمانہ کیطرح رنجوں کو
محسوس کرتے تو کچھ نہ کر سکتے قرآن کریم
کی وحی ان دکھوں۔ ابتلاؤں۔ ایذاؤں
گالیوں اور دوستوں کے قتل کے اوقات
میں ہو رہی ہے اور اسکی نسبت دعویٰ ہو
رہا ہے کہ ولو کان من عند غیر
اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا
کیا ممکن کہ اس پاک اور مبارک وحی
کے نظام میں الفاظ میں یا معانی میں کوئی
خلل ہو۔ یہ بات بتاتی ہے کہ کسقدر
استقامت اور قوت قلب آپ میں تھی
خدا تعالیٰ کا شکر ہے

کہ جیسے کہ ہمیں یہ فخر ہے کہ ہمارے نبی
کریم ؐ کی ساری زندگی معجزہ تھی ویسا ہی
بڑے فخر سے اس بات کو ظاہر کرتا ہوں
کہ اس پاک زندگی کا نمونہ ہم میں ہمارے

امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام

ہیں۔ یہ ہے ثبوت ہمارے نبی کریم صلعم
کے زندہ نبی ہونے کا کہ آپ کے اتباع
کی زندہ برکتیں ہر زمانہ میں موجود رہتی
ہیں۔

میں اسوقت ایک نازک مقام پر کھڑا
ہوں اگر میں بایں حالت خدا کے گھر
میں خدا کی کتاب ہاتھ میں لے کر خدا
کے مسیح موعود ؑ کے حضور کھڑا ہو کر جھوٹ
بولتا ہوں تو پھر مجھ سے بڑھکر لعنتی
نہیں ہو سکتا۔ میں راستی سے کہتا ہوں
کہ میں اس برگزیدہ امام کے وجود میں
رسول کریم ؐ کی چال ڈھال کو ایسا زندہ
دیکھتا ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ دوبارہ
خود رسول کریم تشریف لے آئے ہیں
مجھے اس دعوے کا فخر حاصل ہے اور
میرے دوست جانتے ہیں کہ یہ بجا
فخر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت
امام کی اندرونی زندگی سے زیادہ
واقف ہونے کا موقع دیا ہے اور
یہی وہ بات ہے جسنے مجھے آپ کی
صداقت پر بڑا بھاری یقین دلایا کہ
میں نے آپ کے ہر معاملہ میں وہ استقامت
کو وہ وقاری اور متانت اور سکینت اور
جمعیت اور طمانینت دیکھی ہے جو صحابہ
نے آنحضرت صلعم میں دیکھی۔ ہتھکڑیوں
کی دھمکی۔ قتل کے منصوبے۔ قتل عمد کے
جھوٹے مقدمے کفر کے فتوے ناپاک
اور خطرناک گالیوں کے اشتہار اور خطوط
آئے جنکو دیکھکر اور سنکر انسان کا دماغ
پریشان ہوجاتا ہے اور ایسی ایسی ناسزا
باتیں پیش آئی ہیں جو بڑے سے بڑے
متین آدمی کو بھی حیران کر دیتی ہیں مگر
کبھی دیکھا نہیں گیا کہ حضرت اقدس نے
پیشانی پر بل ڈالکر اس اثنا میں کسی کی
طرف دیکھا ہو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں
کہ میں بسا اوقات بعض مکدر امور کی وجہ سے

اور دہی ہوا ہوں مگر حضرت کے پاک
اور بشاش چہرہ کو دیکھ کر طبیعت ایسی
مسرور اور منشرح ہو گئی ہے گویا
بڑی عظیم الشان خوشی بخش نظارہ
کو دیکھا ہے الغرض یہ پاک انسان
گھر میں بیٹھا ہے جب بھی خوش اور
دوستوں کے درمیان ہے تو خوش
و خرم ۔ کچہری میں ہے تب خوش و
خرم سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ
مکان کی تلاشی دکھا رہا ہے تو خوش
و خرم ۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ خلاف
عادت فطرت منجانب اللہ ہونے پر
دلالت نہیں کرتی تو کہاں سے آئی؟
بازار میں کسی دوکان پر بیٹھ کر دیکھو کہ
راہ رو کیسے کیطرح ادہر ادہر دیکھتے
جاتے ہیں تم دیکھو گے کہ جب یہ خدا
کا مامور راہ چلتا ہے تو کس طرح پر
متانت کے ساتھ نظر بر پشت پا
دوختہ گویا وقار اور متانت کا ایک
پہاڑ ہے کہ تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا
کہ سلیم فطرت آدمی کبھی جمعیت کے
ساتھ ایک رخ کو جاتا ہو ۔ مگر حضرت
اقدس ہیں کہ کبھی دائیں بائیں نہیں
دیکھتے ۔ یہ قوت قلب اور سکینت
بتاتی ہے کہ ایک معشوق ذوالجلال
ایسا سامنے ہے کہ نگاہ اس سے
ہٹتی ہی نہیں ۔ اہل دنیا نے چونکہ وہ
حسین معشوق دیکھا ہی نہیں اس لئے
ان کو وہ سکون اور وقار کہاں ؟
غرض راستبازی کو چھوڑنے کا ایک
نقصان یہ ہے کہ مکذب انسان کتے
کی فطرت کا ہو جاتا ہے جیسا کتا
اپنی ناک زمین پر لگائے رکھتا ہے
اور ہر وقت بیقرار اور مضطرب الحال
رہتا ہے اور اخلد الی الارض کا پورا
نمونہ ہوتا ہے اسی طرح اس مخالف
اور مکذب کا حال ہو جاتا ہے یاد رکھو
یہ جانور نمونہ کے لئے بنائے گئے
ہیں جو شخص بالکل رو بدنیا ہو اور
اسکی آتش آز بھڑکی ہوئی ہو وہ
کتے کا نمونہ ہے اور یہ فطرت اخلد
الی الارض اور آیات اللہ کی تکذیب سے
پیدا ہوتی ہے ۔

پس میں مبارکباد دیتا ہوں ان لوگوں کو
جنہوں نے امام کو پہچانا اور اس کے ساتھ
ہوئے اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی قدر کی
لیکن میرے دوستو! ڈرنے کا مقام ہے کہ جس
خدا نے نشان دکھائے ہیں اندر سے
بھی اور باہر سے بھی اور تمہاری روح
یقین کر چکی ہیں کہ آپ واقعی مسیح موعود ہیں
اب بھی اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے
موافق تم نے اپنی جانوں کو درست نہ کیا
اور تقویٰ و طہارت اور خشیت الٰہی کا نمونہ
نہ دکھایا تو اندیشہ ہے انجام کار فطرت
اس ناپاک شخص سے نہ جا ملے جس کا قصہ
پہلے آج خدا کی حکیم کتاب سے تمہیں سنا چکا
وہ جو یہاں رہتے ہیں عملی طور
پر اپنے پاک نمونے دکھائیں اس لئے
کہ سب سے زیادہ نشان دیکھنے والے
وہی ہیں اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرے کہ
حضرت امام علیہ السلام کی دعاؤں کی
برکت ہمارے شامل حال ہو اور ہم اپنے
چال چلن سے اپنے امام کی سیرت مبارکہ
کے گواہ ٹھیر جائیں ۔

آمین

عید آگئی ۔ اظہار مروت کا وقت آیا

شعر

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت
کو خوب معلوم ہو چکا ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام
قادیان کی امداد کے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے
کہ عید کے دن ہر ایک شخص ایک روپیہ
مدرسہ کی عام اغراض کے لئے اور صدقہ
فطر مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین کیواسطے
اپنے اپنے شہر کی جماعت احمدیہ کی معرفت
بمقام قادیان حضرت مولانا مولوی نور دین
صاحب پریسیڈنٹ و امین مدرسہ کے نام
بھیجدے ۔ عید آگئی ہے ہم امید کرتے
ہیں کہ ہر ایک شہر کی جماعت احمدیہ اس
چندہ اور صدقہ عید الفطر کی تحصیل میں
پوری سعی کرکے اس مبارک موقعہ پر
مدرسہ کی امداد کے طریق کو مستحکم کر دیگی
خصوصاً بٹالہ ۔ امرت سر ۔ لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ وزیر آباد ۔ جہلم ۔ لالہ موسیٰ ۔
راولپنڈی ۔ پشاور ۔ کپورتھلہ ۔ لودھیانہ
مالیر کوٹلہ ۔ سنگرور ۔ پٹیالہ ۔ انبالہ ۔ دہلی ۔
سیالکوٹ ۔ میرٹھ ۔ مدراس ۔ بمبئی پور
حیدر آباد دکن کی جماعتوں کو پوری توجہ
دلائی جاتی ہے ۔ علاوہ اس کے ہر ایک
شخص جو اس پاک سلسلہ سے تعلق رکھتا
ہے اور اس تجویز سے اسکو آگاہی ہے
وہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے جانے
نہ دے یہ بات بیشک زیر نظر رہے کہ
ہر شخص شریک ہونیکی سعی کرے قطع
نظر اس کے کہ وہ ایک روپیہ سے کم
دے سکتا ہے یا بوجہ ذی مقدرت
ہونے کے زیادہ دے سکتا ہے
جو ایک روپیہ دے سکتے ہیں
وہ ایک روپیہ دیں جو اس سے زیادہ
دے سکتے ہیں زیادہ دیں جو کم دے سکتے
ہیں کم دیں غرض دیں ضرور
یہاں تو سے

لطف کن مارا نظر بر اندک و بسیار نیست

پر عمل ہے ۔ یہ امر پھر یاد دلایا جاتا ہے
کہ صدقہ فطر جمع کرکے یہاں ہی بھیجا جاوے
دار الامان قادیان میں صدقہ
فطر اور امدادی چندہ کی تحصیل کی خدمت
مرزا خدا بخش صاحب کے سپرد ہوئی ہے
اسلئے دار الامان والے ان کے پاس
چندہ جمع کرائیں ۔
باہر سے چندہ بھیجنے والے احباب صدقہ
فطر اور عام چندہ کی تفریق کردیں تاکہ
خلط نہ ہونے پاوے والسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کے خدمتگذار

مراسلات

ذیل میں ہم ایک چٹھی شائع کرتے ہیں جو ہمارے عزیز مکرم بھائی مفتی محمد **صادق** صاحب عثمانی احمدی نے **نقاب پوش مصنف عصائے موسیٰ** کے نام بذریعہ اخبار لکھی ہے یہ چٹھی بہت کچھ قابل غور ہے اور نقاب پوش مصنف کے تقویٰ و تورع کی حقیقت کے اظہار کی ایک کلید ہے نقاب پوش صاحب اب میدان میں آئے ہیں تو گھونگٹ اُتار ڈالیں۔ عصائے موسیٰ پر ایک مبسوط **ریویو** انشاء اللہ کسی وقت **الحکم** کے کالموں میں شائع کیا جائے گا اور نقاب پوش مصنف کو اس کی حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے گا

سردست اس چٹھی کو بھی اس ریویو کا مقدمۃ الجیش ہی سمجھنا چاہئے

(ایڈیٹر)

عصائے موسیٰ

پر ایک نظر

بابو **الٰہی بخش** کی کتاب موسیٰ بہت انتظار کے بعد آخر دیکھنے میں آئی۔ مدتوں سے سُنا کرتے تھے کہ بابو صاحب ایک کتاب حضرت مرزا صاحب کے برخلاف طیار کر رہے ہیں۔ مگر انکی تو وہی پنجابی مثل ہوئی کہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ ہم سمجھتے تھے کہ شاید بابو صاحب اینڈ کو اتنے سالوں کی محنت کے بعد ہمیں کوئی نیا اعتراض سنائینگے مگر افسوس کہ انھوں نے پرانے معترضین کی شاگردی کے کیچڑ میں گرنے کے سوا اور کچھ کام نہ کیا۔ خیر جو اُن کا جی چاہے وہ پڑے لکھا کریں پر ہم اُنکی ان چند دنوں کی دوستی کا لحاظ کرکے جب کہ وہ اپنے الہامات کے معنی ہم سے پوچھا کرتے تھے اور اپنے الہامات کی نوٹ بک ہمارے سامنے کھول کر رکھا کرتے تھے۔ جس میں ایک جگہ اسطرح سے ہی لکھا تھا کہ میں نے کہا کہ مرزا صاحب کیواسطے تو بڑے بڑے درجات ہیں (یعنی مسیح اور مہدی اور امام) اور میں تو کچھ بھی نہیں تو الہام ہوا **ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ** (یعنی یہ خدا کا فضل ہے اُس نے جسکو ان بزرگ کاموں اور اعلیٰ درجات کے لائق سمجھا اُسی کو اُنپر سرفراز کیا) اور اُن دنوں کی رفاقت کا خیال کرکے جب کہ وہ اور اُن کے پیر یا مرید میاں **عبد الحق** ہمارے حضرت مسیح کے مداح تھے ...... ہمیں افسوس آتا ہے کہ بابو صاحب نے ایسی ناشائستہ حرکت کیوں کی جس سے وہ اہل الرائے کی نظروں میں خود بخود ذلیل ہو جائیں۔ ابھی امام وقت کے تو سیکڑوں مخالف ہیں۔ انھیں ایک دو یہ بھی سہی۔ بلا سے۔ اگلوں نے کیا کر لیا ہے جو کوئی اور کچھ کرے گا۔ اور اگر کسی کی مخالفت کا خوف ہوتا تو وہ اس راہ میں قدم ہی کیوں رکھتے۔ اور اگر ایسوں کی مخالفت کسی کے کذب کا ثبوت ہوتی تو آدم سے لے کر خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نعوذ باللہ پانی پھر جاتا۔ اور سچ تو یوں ہے کہ اس زور سے ہر ایک کی مخالفت کوئی کرتا ہی کب ہے۔ مخالفت تو ہمیشہ صادق کی ہوتی ہے۔ کیوں کہ صادق کو دیکھکر شیطان کو اپنی پُرانی دشمنی یاد آتی ہے اور اسکی بد روح نہایت جوش سے ساختہ اُٹھتی ہے کہ صادق کو ستانے کے واسطے اپنے ہتھیار تلاش کرے اور انکو طیار کرے پر وہ یاد رکھے کہ اُس کا سر کُچلا جائیگا اور ساتھ ہی اُس کے لشکر کا۔ خیر میں اس وقت آدم اور شیطان کا قصہ تو لکھنے نہیں بیٹھا مجھے تو بار بار تعجب آتا ہے کہ بابو صاحب اور اُس کے ساتھی کو کیا سوجھی کہ انھوں نے وہی بازاری لوگوں کے اعتراضات اور عیسائی بازاریوں کی زبان میں اور لڑاکی بڑھیوں کے طرز بیان میں لکھکر ایک لمبی چوڑی کتاب نکال دکھائی۔ ہمیں حیرانی آتی ہے کہ یہ سب اعتراضات تو اُسوقت بھی زبان زد جہال تھے اور تم اُن سب سے مطلع تھے جب کہ تم حضرت مرزا صاحب کے مداح تھے اور حضرت مرزا صاحب کیخاطر اپنے افسروں سے بھی لڑنیکو طیار ہو جاتے تھے۔ اور لوگوں کو صلاحیت اور تقویٰ کی راہ سکھانے کے واسطے حضرت مرزا صاحب کے پاس جانیکی ترغیب دیا کرتے تھے۔ یہ تو سب وہی پُرانی باتیں ہیں جو کہ اُسوقت بھی لوگ بطور اعتراض پیش کیا کرتے تھے اور تم خود اُنکا رد کرکے سمجھایا کرتے تھے کہ تم غلطی پر ہو۔ اب اگر اس حرکت کو جو کہ آپ سے سرزد ہوئی ہے ایک جج کے سامنے پیش کیا جاوے تو وہ آپکے مقدمہ کی مثل دیکھکر ضرور یہ کہے گا کہ

(۱) جس صورت میں کہ وہ تمام باتیں مثلاً واقعہ آتھم وغیرہ جو کہ اب تم نے بطور اعتراض کے بیان کی ہیں اُسوقت بھی موجود تھیں جب کہ تم مرزا صاحب کو اچھا جانتے تھے اور مخلوق الٰہی کو اُنکی طرف جانے کی رغبت دلاتے تھے تو یا تو اُس وقت تم دل سے منافق اور بے ایمان تھے اور جان بوجھکر خلقت کو دھوکا دیتے تھے اور اسبات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ ایک امر کو خود بُرا سمجھکر دوسروں کو اُس کے کرنے کی تعلیم دینا ایک خبیث النفس اور بد باطن انسان کا کام ہے۔

(۲) یا اگر تمھارے پر یہ حسن ظن کیا جاوے کہ اُس وقت تم سچے دل سے مرزا صاحب کی تائید میں تھے اور ہمارے دل کا میلان بھی اسی طرف ہے کہ ہم ایسا خیال کریں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر وہ کون سی تازہ بات اس قسم کی پیدا ہوئی ہے جس نے اب وہ تمام خوبیاں تمھاری نظروں میں بدیاں بنا دیں۔ مگر تم نے کوئی ایسی بات اپنی کتاب میں بیان نہیں کی۔ تو اس رو گردانی کیوجہ سوائے اسکے اور کوئی نظر نہیں آتی کہ اتنی مدت کے تعلقات میں نشانات اور کرامات کو دیکھکر بھی جب کہ تم اس پاک سلسلہ میں داخل نہ ہوئے تو اس بیقدری اور ناشکری کی سزا میں رفتہ رفتہ تمھارے دل سخت ہو کر پیچھے ہٹتے ہٹتے دشمنوں میں داخل ہو گئے۔

(۳) اگر بالفرض تمھارے موجودہ الہامات

اور خوابیں جو مرزا صاحب کی تائید میں نہیں
اور تمہارے پیر کا کشف جسکے رو سے مرزا
صاحب امام برحق اور تمہارے پیر کی اولاد
اس نور سے محروم ہے انکو کیا کہا جاوے۔
اور تمہارے پیر کے کشف کی تائید میں جو خود
تم کو الہام ہوا تھا اسکو کیا کہا جائے۔
جیسا کہ تم نے خود ہمیں سنایا تھا کہ غزنوی تم
امرتسری گروہ نے جب میرے الہامات پہنچی
کی تو مجھے الہام ہوا کہ چہ داند بوزنہ لذات
ادرک کیونکہ بوزنہ کلام الٰہی کی اصطلاح میں
جسکو کہتے ہیں وہ آیت کونوا قردۃ خاسئین
سے ظاہر ہے اور ادرک جس سے بوزنے
محروم ہیں ایک بہشت کی نعمت ہے جیسا کہ
آیت کان مزاجھا زنجبیلا سے ظاہر
ہے۔

(۴) اگر تم نے رویا میں یہ دیکھا کہ تم مرزا
صاحب کے پاس بیٹھے ہو اور کوئی سمجھتا ہے
کہ دیکھو موسیٰ اور عیسیٰ اکٹھے بیٹھے ہیں یہ خواب
کسی دوسرے کے واسطے حجت نہیں کہ کوئی
تم کو موسیٰ مان لے کیونکہ تم مامور من اللہ نہیں ہو
لیکن تم کو اسپر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر وہ اصل
یہ رویا صادقہ آپ کو ہوئی ہے تو اس میں
آپ کو سمجھایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں موسیٰ
بننا تو کچھ مشکل نہیں اس عیسیٰ کے پاس بیٹھو
اور اس کی صحبت سے برکت حاصل کرو اور
اسی کے ہو رہو تو پھر اس کی تابعداری کی
برکت سے تم موسیٰ بنجاؤ تو تعجب نہیں۔ وہ
اس سے الگ ہو کر پھر کچھ بھی نہیں اور ہمارے
نزدیک تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ اس مسیح کے
طفیل کوئی موسیٰ بن جائے کیونکہ یہ مسیح موسوی
نہیں بلکہ یہ مسیح محمدی ہے یہ **وہ چودہویں
کا چاند ہے** جسکی زیارت کو ترستے
ہوئے **تیرہ سو سال** بندگان دین گذر گئے
یہ وہ **عیسیٰ** ہے جسکی نسبت حضرت رسول
کریمؐ اور تمام اولیاء اللہ اپنی اولادوں کو وصیت
کرتے آئے کہ اس مقدس انسان کو ہمارا
سلام پہنچاؤ۔ یہ وہ **مشرق سے**
نمودار ہونے والا ستارہ ہے جسکا ذکر
نبیوں کی کتابوں میں موجود ہے۔ یہ وہ
امام مہدی ہے جسکی صداقت کی شہادت
کے واسطے حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبانی خدا تعالیٰ عز اسمہ نے خبر دی تھی کہ
اس کے وقت میں آسمان کے دو بڑے نور
سورج چاند رمضان کے مہینہ میں ایسی
گواہی دیں گے جو آدم سے لے کر قیامت
تک اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ یہ وہ ماحی کفر
ہے جس کا ذکر موسیٰ کی توریت سے بھی پہلے
عزت اور فخر کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ یہ وہ
مہدی ہے جس نے مردہ اسلام میں جان ڈالکر
پھر کیا اس کے طفیل سے موسیٰ یا اس سے
بھی بڑھکر خطاب حاصل کرنا کوئی مشکل
امر ہے کیا **حدیث** علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل اپنا عملی نمونہ
دنیا میں کوئی نہیں رکھتی **بابو** صاحب ہمارے
لیے تو مشکل نہ تھا کہ ہم آپ پر موسیٰ ہونیکا
حسن ظن کر لیتے پر افسوس کہ آپ کو خود اپنے
پر بدظن ہے۔ اور اپنی رویا پر آپ عمل
نہیں کر سکتے۔ جب کہ آپکو خود یقین ہے
کہ آپ جھوٹے خواب بین ہیں تو دوسرا کوئی
آپکو کن الفاظ سے یاد کرے۔ بہتر ہے کہ
آپ غیظ و غضب کے تنور سے نکل کر
اور مخلوق الٰہی میں عیب چینی کے نابکار
پیشہ کو ترک کر کے مسیح کے قدموں میں آگریں
اور صحبت روحانی کے بہشت کو حاصل
کریں۔ ورنہ ہم نے چند دنوں کی آشنائی
کا حق ادا کر دیا ہے والحمد للہ رب العالمین

محمد صادق

عصائے موسیٰ اور اس کی حقیقت

شعر

عصائے موسوی سر کو خجالت سے جھکاتا تھا
عصا تو نے نزاکت سے جو اپنے ہاتھ میں پکڑا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
کہ مسیح کے زمانہ کے علما یہودی صفت
ہوں گے اور مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ دیکر
اپنی یہودیت کا ثبوت دیں گے۔ چنانچہ
بہت سے ناعاقبت اندیشوں نے کفر کا
فتویٰ دیکر اپنے آپ کو اس بار سے سبکدوش
کیا۔ مگر اپنی یہودیت کا بین ثبوت جیسا
کہ مصنف عصائے موسیٰ نے دیا ہے کسی اور کو
نہیں سوجھا اس ناخدا ترس کو شریعت محمدی
(علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)
جیسی وسیع اور مکمل شریعت میں بھی کوئی ایسا
نام نہ ملا جس سے یہ اپنی طالود کو
منسوب کرتا اور شریعت موسوی (علیٰ
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)
سے بھی حکمت الٰہی سے وہ نام ملا جو خود ظاہر
کر رہا ہے کہ میں مدت مدید سے مثیل موسیٰ کے
ہاتھ سے ٹوٹ چکا ہوں اور اب قیامت
تک دنیا میں میرا فروغ نہیں ہو سکتا۔ گویا
خود مصنف صاحب نے اقرار کر لیا ہے
کہ انکی کتاب عصائے موسیٰ کی طرح ایک
متروک شدہ اور ناکام رہنے والی شے
ہے جسکو کوئی فروغ زمانہ احمدی (علیٰ
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں نہیں
ہوگا۔

جب عصائے موسیٰ کی حقیقت پر غور کیا جاتا ہے
تو اس کتاب کی حقیقت اور بھی واضح ہو
جاتی ہے حضرت موسیٰ کے اس معجزہ میں
جناب الٰہی نے ایک راز رکھا ہوا تھا جسکا
عملی ثبوت تو یہودیوں نے حضرت موسیٰ
کی زندگی میں دیدیا اور ان یہود کی صفتوں نے
اس زمانہ میں اسکو عملی رنگ میں پیش کیا عصا
امت کو بھی کہتے ہیں۔ عصا کے سانپ
کی ہیئت میں بدلنے میں اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ کو اشارۃً بتلا دیا کہ جو امت
تجھے تربیت کے لئے ملنے والی ہے وہ بھی
اپنی خصلت میں سانپوں کی مانند ہے ✱
چنانچہ قرآن شریف نے انکی شرارت کے
قصہ کو مفصل بیان کر کے مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ
خبردار تم انکی خصلتیں نہ اختیار کرنا جیسا
کہ سانپ کا کام کاٹنا اور ضرر رسانی ہے ایسا
ہی مصنف عصائے موسیٰ نے بھی بیجا حضرت
اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے
فقرہ کاٹ کاٹ کر ضرر رسانی کے لئے
اپنی کتاب کو سانپ کی شکل میں ملک کے سامنے
پیش کیا ہے۔ جو انشاء اللہ حضور کے ہی
دم مسیحائی سے جلد بشکل خاک سیاہ دشمنوں کے
سر پر پڑے گی۔

خاکسار رحمت علی
دارالامان

✱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک کتاب میں
یہودیوں کے علما کو سانپ [illegible]

دلچسپ واقعات

عجیب معاملہ ہے۔ صاحب اخبار عام لکھتے ہیں کہ جاٹ گانو کے ایک رئیس مسمی چودہری گوروداس جنکی عمر قریباً پچاس سال ہے تین ہفتوں سے مطلق کھاتے پیتے نہیں صرف حقہ کی نے منہ میں رکھتے ہیں۔ انکی صحت میں مطلق فرق نہیں آیا۔ معمولی کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔ اور دن میں چار پانچ میل چل پھر بھی لیتے ہیں یہ حالت شروع ہونے سے ایک ہفتہ بعد انکی لڑکی نے انکو پاؤ بھر دودہ پلایا تہا۔ مگر وہ فوراً بجنسہ نکل گیا۔

حضور قیصر ہند کا منشی۔ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے منشی اور ہندوستانی سیکرٹری ایک سال کی رخصت کے بعد قلعہ ونڈسر میں وارد ہوئے۔ انکو واسطے قلعہ ونڈسر اور شاہی ایوان بلمورل میں مکان رہائش مخصوص کر گئے ہیں جہاں مع اپنے عیال و اطفال کے بود و باش رکھتے ہیں۔ اور جب کبھی حضور محتشم الیہا جزیرہ وائٹ میں تشریف لیجاتی ہیں۔ تو منشی موصوف اسبورن میں ٹھہرا کرتے ہیں۔

مفید دریافت۔ متواتر تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ جو گھاس پھوس غربا کی جھونپڑیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر اسکو چونہ کے پانی میں بھگو یا جاوے تو آگ نہیں لگتی۔ امید ہے کہ لوگ اس امر سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔

قانونی مشیر جاپان۔ گورنمنٹ جاپان کا قانونی مشیر مسٹر کرکوڈ کلکتہ میں سیر کر رہا ہے۔ اسکے آنے کا اصل مدعا ظاہر نہیں ہے

افسوس ہے۔ پچھلے سال سررشتہ ڈاک ہند کے ایک سو ستاسی ملازم طاعون کی نذر ہوئے۔ یہ واقعہ زیادہ تر بمبئی اور بہار میں ہوا۔

افسوس ہے۔ حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب کے چھوٹے بہائی پادری ای ایم ینگ صاحب کے مرنے کی خبر آئی۔ اس سے گارڈن پارٹی وغیرہ کے جلسے ملتوی کئے گئے۔

خرچ طاعون۔ میونسپلٹی پونا طاعون کے خرچ سے ساڑھے چار لاکھ روپیہ کی زیر بار ہوگئی ہے۔ جس میں سے اڑہائی لاکھ گورنمنٹ عطا کریگی۔ باقی دو لاکھ کمیٹی کو قرضہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

ایشیاٹک سوسائٹی بنگال۔ پہلے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال خود مختار علمی مجلس تہی۔ اب اسکو رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے نام سے ترقی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے واسطے گورنمنٹ سے معقول امداد ملیگی۔ چنانچہ یورپ میں اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے۔ اسوقت تین ہزار سالانہ امداد ملتی ہے۔ آیندہ تئیس ہزار ملا کرے گی۔

اقصائے مشرق کی نسبت پولیسی۔ انگلستان کی پولیسی یہ ہے کہ چین میں سفارتگاہیں محفوظ کی جائیں۔ اور چینی اپنی احمقانہ کارروائیوں سے مطلع کئے جائیں۔ اور سلطنت چین قائم رکھی جائے۔ روسی یہ چاہتے ہیں کہ جہانتک ممکن ہو اس ملک کو دبا لیا جائے اور جو علاقے ملحق کئے گئیں وہاں سے انگریزی تجارت کو سخت محاصل سے ضعف پہنچائیں۔ انگلستان کے مدبر اپنی گورنمنٹ کے ماتھے یہ الزام تھوپتے ہیں کہ اس نے چین کے متعلق تاحال اپنی کوئی ایسی پولیسی قائم نہیں کی جسکی لگاتار پیروی کیجائے جو رعائتیں کاغذی طور پر حاصل کیں انکو بہی عمل میں لانے کی پروا نہیں کی گئی۔ ہانگ کانگ سے پیکن تک ریلوے کا کام ایک بلجیئن کمپنی کو لینے دیا جو روس کی دستنگر ہے۔ اور دربار پیکن میں ایک ایسے شخص کو مقرر کیا جو اس ملک کے حالات سے بالکل ناواقف تہا۔ اور ہمیشہ تجارتی حقوق مسلوکی ہونے پر روز دیا جاتا رہا۔ شہنشاہ جرمنی نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ دارالخلافہ چین کا نام صفحہ ہستی سے مٹا یا جائے۔ اور کوئی نیا دارالخلافہ قائم کیا جائے یہ ایسا خیال ہے جسکی تائید کرنے والے یورپ میں بڑہتے جاتے ہیں۔

ولایتی کھانڈ۔ یورپ میں ولایتی کھانڈ کو خاص امداد سے تائید پہنچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ یہ ہندوستان میں تجارتکو بہت نقصان پہنچا رہی ہے۔ ۱۲۔ اکتوبر کو پیرس میں فرنچ۔ جرمن اور آسٹرین ڈیلیگیٹ جمع ہوئے جو کاشتکاروں کو امداد دیکر ان سے چینی تیار کراتے ہیں۔ یہ ایک قسم کے گاجر نما پہل سے تیار کیجاتی ہے۔

دارالسلطنت۔ اخبار انگلشمین کلکتہ نے ہندوستان کی دارالخلافہ کا سوال پھر چھیڑا ہے اسکی رائے میں مستقل طور پر شملہ میں رہے اور موسم سرما کے چند ماہ دہلی میں بسر کئے جائیں۔ دیگر اخبارات نے اس تحریک کو تمسخر میں اُڑایا ہے۔ اور ایک اخبار نے یہانتک لکھہ مارا ہے کہ اس تاریخی صدر مقام دہلی میں کوئی شاہی خاندان ہرگز پھلا پہولا نہیں۔

بنولوں کے کاغذ۔ امریکہ میں ایک کمپنی نے بنولوں اور روئی کے کاغذ تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے جنکا وہاں لکھو کہا من ذخیرہ پڑا ہے اور پانچ پونڈ کو ایک ٹن تک دستیاب ہوسکتے ہیں۔ اس سے ہندوستانی کارخانوں کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

مویشیوں کو بالیاں۔ بلجیم میں گایوں کے کانوں میں تین ماہ تک تانبے کی بالیاں پہنی پڑتی ہیں۔ انہیں ان مویشیوں کا نمبر لکھا یا جاتا ہے۔ جس سے اُس کے شمار کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

سب سے پُرانا نوٹ۔ برٹش عجائب گاہ کی الماریوں کے ان خانوں میں حال میں اضافہ ہوا ہے جہاں چین اور جاپان کے ابتدائی چھاپوں کے نمونے موجود ہیں۔ وہاں اب ایک چینی بنک نوٹ داخل کیا گیا ہے جو چین کے شہنشاہ ہنگ او [illegible] میں جاری کیا ہوا تہا۔ اس سے پہلے کسی ملک میں نوٹ جاری نہیں تھے۔ انگلستان ہوم کے کارخانے سے جو پہلے بنک نوٹ جاری کئے گئے تھے۔ یہ ان سے تین سو برس پہلے کا ہے۔

یہ ڈیڑہ فٹ لمبا اور نو انچ چوڑا ہے جس کے نقش قابل دید ہیں -

نئی لین - نوشہرہ درگئی ریلوے یکم جنوری سے عام آمدورفت کے واسطے جاری کی گئی ہے اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ساتھ ملائی گئی ہے اسکی ٹرینوں کی زیادہ سے زیادہ رفتار فی گھنٹہ سولہ میل ہو گئی ہے - پہلے اور دوسرے درجہ کے مسافر دریائے قابل ٹرالیوں پر عبور کیا کرینگے اور تیسرے درجہ کے پل پر سے پیدل گذرینگے

مہم مشرقی افریقہ - مشرقی افریقہ کے علاقہ جو بالینڈ سومالی قوم آغادین کی سرکوبی کیواسطے ہندوستان سے مہم روانہ کی جائے گی چونکہ اس علاقہ میں پانی نہیں ملتا اس لئے پچاس آلاب مقطر پانی جمع رکھنے کے واسطے مصر سے لائے لادیں گے - نصف پلٹن دیسی فوجکی ایک سیکشن کو ہی پچانہ کا - چار مکسم توپیں اور ایک فیلڈ ہسپتال جائیگا - اور پچاس شتر سوار عدن کے قلعہ سے لئے جائیں گے - جو بمبئی کمانڈ کے ماتحت ہے - ایک ماہ کی لئے خوراک مع سامان باربرداری ساتھ لیجائیں گے - گھوڑوں اور مویشیوں کے واسطے چارہ اسی ملک سے بہم پہونچانے کا ارادہ ہے - اس مہم کا کل خرچ سوا تین لاکھ روپیہ خزانہ انگلستان سے ملے گا -

---

کلکتہ کی اصلاح - گورنمنٹ ہندنے شہر کلکتہ کی درستی کیواسطے پچاس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے - شہر مذکور کی صفائی اور مکانات کی بناوٹ کی شکایت کی جاتی ہے جنکی اصلاح کے واسطے یہ موقع مناسب سمجھا گیا ہے - اسی طرح شہر بمبئی کی درستی کے واسطے سات آٹھ کروڑ منظور ہوا ہے - اس لحاظ سے کلکتہ کے واسطے یہ رقم کافی نہیں ہوگی -

---

ساخت نمک - مدراس میں نمک سمندر کے پانی سے تیار کیا جاتا ہے جسکے واسطے لائسنس لینا پڑتا ہے - یکم اپریل سے لیکر اخیر اکتوبر تک اکتیس لاکھ گیارہ ہزار ایک سو ہندرہ من نمک تیار کیا گیا تہا جس کی بابت سرکار کو ستر لاکھ بارہ ہزار روپیہ

ایڈیٹوریل

لارڈ بشپ کلکتہ کا وعظ اور اخبار وکیل کے ریمارک کا ریویو

کلکتہ کے لارڈ بشپ نے گذشتہ اتوار کو دوران وعظ میں یہ دو تجویزیں پیش کی ہیں اول یہ کہ تمام سرکاری مدرسوں اور درسگاہوں میں انجیل مقدس کی تعلیم دینا ضرور ہے اور جن طلباء کے والدین یہ امر ناگوار ہو انکے لڑکے اُسوقت حاضر نہوا کریں دوم سرکاری افسر مطلق ایسی مجلسوں میں شامل نہوا کریں جہاں ناچ ہوا کرے اور جسم کو اخلاق کے خلاف سمجھ کر اسکو مسدود کرنے کی کوشش کریں انہیں سے پہلی تجویز پر وکیل لکھتا ہے کہ

"یہ مسئلہ بارہا بحث میں آچکا ہے اور آخر کار بڑے بحث و تکرار کے بعد بڑے بڑے مدبروں کی رائے یہی قرار پائی ہے کہ ہندوستان بباعث اپنے مختلف مذہبوں اور متفرق رسوم اور معتقدات کے ایسا ملک نہیں جس میں ایک ہی مذہب کی تعلیم اور ایک ہی قسم کا طریق پرستش جاری ہو سکے" -

ہم وکیل کی اس رائے سے اتفاق کر کے اتنا اور کہنا چاہتے ہیں کہ ہم نے گذشتہ اشاعت میں کونٹ ٹولسٹوی کے واقعہ کو پیش کر کے دکھایا ہے کہ انجیل کی تعلیم انسانی فطرت کی صریح متضاد ہے اور وہ کسی حالت میں قابل عمل درآمد ہو نہیں سکتی - اور نہ یورپ کی مہذب سلطنتیں اسکی اشاعت چاہتی ہیں جیسا کہ بیچارے کونٹ ٹولسٹوی کو اسکی اشاعت کر کے مشکلات میں پھنسنا پڑا - ہم وکیل کی اس رائے کے اس حصہ سے کبھی متفق نہیں ہیں کہ ہندوستان میں ایک قسم کا طریق مذہب جاری نہیں ہو سکتا ہو سکتا اور ضرور ہو سکتا ہے **اسلام** جو ایک فطرتی مذہب ہے اور اسکی تعلیم ہر طبقہ اور ہر درجہ کے انسانوں کی یکساں تربیت کرتی ہے چنانچہ مشاہدہ اس امر کا گواہ ہے کہ اس نے ایران - چین - افغانستان - عرب - افریقہ وغیرہ ممالک پر یکساں اثر کیا اسلام

یقیناً ہر ایک قسم کے انسان کی تربیت کر سکتا ہے مگر اس کے لئے سعی اور کوشش کی ضرورت ہے افسوس مسلمانوں میں اب نہیں رہی - ہاں یہ امر جدا ہے کہ مختلف مذہب و ملت کے لوگ قیامت تک رہیں گے یہ مولیٰ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہے - بہر حال بشپ صاحب کی یہ رائے بہت بودی اور کمزور ہے انجیل کی ناقابل عمل تعلیم کیا اور اس کا مدرسوں میں رواج کیا ؟ بشپ صاحب کا اسکو پیش کرنا انکی خوش اعتقادی کی دلیل ہے گو معاملہ فہمی سے ناواقفیت کی شاہد ہے -

دوسری تجویز پر اخبار وکیل نے ایک مسلمان اور مسلمانوں کا بہی خواہ اخبار ہو کر جو رائے دی ہے وہ اس قابل ہے کہ مسلمان اس پر جسقدر نفرین کریں کم ہے وکیل کی طرز تحریر اور ادائے بیان سے گو اپنے بچاؤ کی خاطر اسنے اسکو کیسا ہی پیچدار بنانے کی سعی کی ہے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ وہ ناچ کا حامی اور اس کو بے ضرر اور اسمیں کوئی **مخرب اخلاق** ہونے والی شے قرار دیتا ہے بلکہ اپنی تاریخ دانی کے اظہار کی ترنگ میں عالمگیر اورنگ زیب کے اعتقاد پر خطرناک حملہ کرتا ہے چنانچہ وہ ریمارک یہ ہے -

دوسری تجویز کی نسبت مفصل حالات لکھنے کی ہمیں اس مختصر نوٹ میں گنجایش نہیں مگر بسبیل ایجاز ہم اسقدر لکھنا ضرور سمجھتے ہیں کہ فاحشہ عورتوں سے جنکے ناپاک وجود سے کوئی سرزمین خالی نہیں اور شایستہ سے شایستہ ملک بہی انکے شرمناک اور زہریلے اثر سے متاثر ہیں قطع نظر کر کے خاص ہندوستان ارباب نشاط ان عیوب سے **بالکل مبرا** ہیں ہماری مراد ان عورتوں کی ہے جو واقعی ارباب نشاط کے لقب کی مستحق ہیں انکی کسب معیشت کا مدار فقط گانے پر ہوتا ہے اور فحش اور بدکاری پر انکی زندگی کا ہرگز مدار نہیں ہم نے انکھوں سے دہلی کی جامع مسجد

میں کئی ایسے ارباب نشاط کو دیکھا
جو صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں ہماری دیکھنے
پر کیا موقوف ہے برنیر جو ہندوستان میں
عالمگیر کے زمانہ میں آیا تھا وہ انکی پاکدامنی
کی تعریف کرتا ہے اور وہ ان سے ملاقات
کرلینے کو خالی از خلل خیال کرتا ہے۔ برنیر کا
قصہ پرانا اور اس کا مشاہدہ بوسیدہ بھی
نہیں لارڈ بشپ صاحب کے جانشین
سابق لارڈ بشپ ہیبر ناچ کی نسبت یہ
رائے قایم کرتے ہیں میں راجہ بلب گڈھ
کی مجلس رقص وسرود میں شامل ہوا۔
رنڈیاں جو مجرا کرتی تھیں انکی وضع قطع میں
کوئی ایسی بات نہ تھی جو مخرب اخلاق ہو سکی
ان کے بدن پر اسقدر کپڑے اوپر تلے
تھے کہ انکے بدن کا کوئی حصہ بھی نظر نہ آتا
تھا انکی وضع قطع بجنسہ ہالینڈ کی عورتوں
کی سی تھی ....
انگلستان کے اسقف اعظم کو یہ کبھی نہ سوجھی
کہ انگلستان کے تھیٹروں کو بند کرے....
.... عالمگیر جیسے متورع اور
پرہیزگار بادشاہ کو جسے بعض یورپین
مورخوں نے پیوری ٹن کنگ کے اچھے لقب سے
ملقب کیا ہے یہ سوجھی تھی کہ تمام ممالک
محروسہ یا کم سے کم دار الخلافت میں راگ
رنگ بند کیا جائے ایسے خود مختار سلطان
کے حکم کا اپیل سوائے خدا کے کہاں
ہو سکتا ہے ناچار بعض راگیوں نے
یہ شعر لکھ کر بارگاہ خلافت میں گذرانا
اور مناہی کے حکم سے نجات پائی ؎

در کوئے نیک نامی مارا گذر ندادند
گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را

کوئی اس سے نہ سمجھے کہ اس نے شعر کے صلہ
میں یہ اجازت کا حکم دیکر اپنے سابقہ
حکم کو منسوخ کیا ایسا کرنا تو ایسے پابند شرع
دیندار بادشاہ کے لئے اس کے منصب
امامت سے بالکل متناقض تھا اور نہ ایسے مستقل
آدمی سے یہ توقع ہی ہو سکتی ہے کہ وہ
فقط ایک شعر کی کیفیت میں اپنے
احکام کو تبدیل کر دے حق یوں ہے
کہ اس نے تحقیق کر لیا تھا کہ ان
مجلسوں میں کوئی امر ایسا
نہیں ہوتا تو واقعی مخرب اخلاق
ہو سکے جب حقیقت حال اس پر
محقق ہوئی تو اپنے احکام کی تنسیخ
اسنے کر دی گویا ان کے لئے بے ضرر
ہونے کا سرٹیفکیٹ معاً دیدیا "

یہ وہ رائے ہے جو بشپ صاحب کی قابل عمل رائے پر
مسلمانوں کی وکالت کا دم بھرنے والے اخبار
وکیل نے دی ہے ہمکو افسوس ہے کہ یہ رائے
اصول اسلام کے صریح خلاف ہے ہم
جانتے ہیں کہ اس امر حق کے اظہار میں اگر اخبار
وکیل نے سلیم الفطرتی سے کام نہ لیا ہمکو بہت
کچھ سننا پڑے گا۔ مگر اظہار حق میں ہم محض
بعض عارضی باتوں کا لحاظ کرکے کبھی بھی
خاموش نہیں رہ سکتے مولیٰ متعال ہماری
نیت کو بخوبی جانتا ہے۔

وکیل کی رائے کے اقتباس میں جن الفاظ
اور فقرات کو ہم نے جلی کر دیا ہے وہ خاص
توجہ کے قابل ہیں۔

برنیر یا بشپ ہیبر کی رائے ہمارے لئے
یا یوں کہو کہ ایک مسلمان کے لئے قرآن کریم
کے ہوتے ہوئے کوئی سند یا دلیل نہیں
ہو سکتی۔ ہاں اگر اخبار وکیل کے لئے ہو تو
ہم اس کے ذمہ وار نہیں ہم نہایت تلطف
کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار وکیل کے
لایق ایڈیٹر صاحب اگر غور کرتے۔ تو اپنی
اس ساری تحریر پر خود نفرین کرتے اور
تھوک دیتے۔

کیا اس تحریر کا صاف مفہوم یہ نہیں ہے
کہ ان کے نزدیک ارباب نشاط جو
ہندوستان پنجاب کے عرف عام میں
رنڈیاں کہلاتی ہیں (اور جنکے رنڈیاں کہلانے
کے خاص معنے ہیں) انکا ناچ دیکھنا
مخرب اخلاق نہیں ہے؟ اسلام تو غیر
عورت کے دیکھنے سے روکتا اور منع فرماتا
ہے مگر وکیل صاحب ہیں کہ وہ بشپ صاحب
کی ایک عمدہ رائے کی نہیں معلوم کیوں
بڑے زور سے تردید کر رہے ہیں۔

یہ کہنا کہ یہ لوگ حرامکاری اور فحش پر
زندگی بسر نہیں کرتے بجائے خود ایک دعویٰ
ہی دعویٰ ہے جسکا ثبوت ایڈیٹر صاحب
نہ دے سکیں گے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا
انکی ناچ رنگ کی محفل میں قرآن خوانی
ہوا کرتی ہے؟ اگر جذبات کو اپیل
کرنے والے عشق وعاشقی کے شعر وغزلیں
نہیں ہوا کرتیں؟ ان ساری باتوں کے علاوہ
اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے بفرض محال اتنا
مان بھی لیں کہ وہاں معرفت اور حقیقت
اور سلوک کی بحث ہوتی ہے تو بھی کون
دانشمند۔ شریف اور غیور مسلمان ہے
جو کسی دوسرے کی لڑکی یا بہن کو کھلے
اور ننگے منہ اسلامی حکم کی خلاف ورزی
کرتے ہوئے دیکھ کر خدا پرستی کا سبق
سیکھ سکے؟ اور اگر یہ ایسا ہی بے ضرر
اور مخرب اخلاق نہ ہونے والا طریق ہے
تو کیا مسلمانوں کا خیر خواہ وکیل مسلمانوں
کو ارباب نشاط ہی بنانا چاہتا ہے بڑے
شرم کی بات ہے کہ رنڈیوں اور
ارباب نشاط کی محفلوں اور مجلسوں
کی تائید میں ایک مسلمان اخبار نویس
حصہ لے اور حصہ بھی بڑے زور کا
اور شاید سب سے پہلے انکی تائید میں
قلم اٹھانے والا۔

ارباب نشاط اور صوم وصلوٰۃ
کیا؟ صلوٰۃ کا خاصہ ہے کہ وہ
بدیوں اور منہیات سے بچا لیتی ہے
ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن المنکر
والفحشاء اگر نماز پڑھتی ہوئی
رنڈیاں ناچتی بھی ہیں اور بن ٹھن کر
غیروں کے سامنے ناز و ادا سے
ہاتھ نکال نکال کر انکے جذبات کو تحریک
ہی دیتی ہیں تو اس سے کیا فایدہ؟
اخبار وکیل کے لایق ایڈیٹر سے
اسقدر فروگذاشت ان خانماں برباد
کنندگان کی تائید میں ہو گئی ہے کہ
انہوں نے جامع مسجد میں صوم وصلوٰۃ
کی پابند ارباب نشاط کا تو ذکر کیا
یہ بھی کسی تاریخ سے نکال کر دکھا دیتے
کہ معاذ اللہ فلاں فلاں بزرگ بھی
انکی محفل میں روز جا کر ناچ دیکھا کرتے
تھے؟ آہ! مسلمانوں کی حالت
یہاں تک نازک ہو گئی عالمگیر
اورنگ زیب کے اعتقاد یا انکے
طرز عمل پر جو حملہ کیا گیا ہے اس نے
مسلمانوں کو ایک ایسا دکھ دیا ہے
جو شاید کسی متعصب سے متعصب

مخالف سے ندیا ہوگا۔ ایک طرف اورنگ زیب کو بڑا متورع اور پرہیزگار اور پیوری کنگ قرار دینا اور دوسری طرف اس کو ناچ کے بے ضرر ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے والا قرار دینا وکیل ہی کا کام ہے۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار وکیل کی یہ حرکت بہ حیثیت اسلامی اخبار ہونے کے بہت کچھ قابل اعتراض ہے اور اس کی متانت اور ثقاہت کے صریح متضاد تھا کہ وہ ارباب نشاط کی تائید میں حصہ لیتا خصوصاً مسلمان ہو کر یہ اسلام کو بدنام کرنے والا فرقہ معدوم ہو جائے تو اچھا ہے نہ یہ کہ اس کے محاسن اور خوبیاں بیان کی جاویں اور اپنی خیالات کی تائید میں وہ باتیں پیش کی جائیں جو مسلمانوں کے خیالات پر بہت برا اثر پیدا کرنے والی ہوں۔ ہم چاہتے تھے کہ اس پر بہت کچھ لکھیں مگر عدم گنجایش مانع ہے۔ ضرورت پڑی تو آئندہ انشاء اللہ مفصل لکھیں گے۔

آخر میں ہم اپنے ہمعصر کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنی اس رائے کی کمزوری اور غلطی کا اظہار کر کے اپنے ناظرین کو اس فتنہ سے بچا کر تلافی کرے جو اسکی اس تحریر سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نوجوان مسلمانوں اور امیر مزاج رنگین طبع مسلمانوں کو ابتلا میں ڈالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ محض خیر خواہی کی بنا پر یہ لکھا گیا ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اس پر ختم کیا جاتا ہے

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

ذیل کا اشتہار ضرور پڑھ لیں۔

مفصلہ ذیل کتابیں فنڈ مدرسہ میں موجود ہیں اُن کی اصل قیمت میں اب بہت تخفیف کر دی گئی ہے

	اصل قیمت	موجودہ قیمت
مسلک العارف	۴ر	۱ر
پنج ارکان اسلام	۴ر	۱ر
محیط اعظم	۵ع	صمہ
خزاین الملوک	للعہ	ع

مسلک العارف نہایت لطیف کتاب مولفہ سید محمد احسن صاحب امروہی ہے۔ جس میں چالیس حدیثوں سے سید صاحب نے نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب ہی مسیح موعود ہیں اس کتاب کی قیمت میں بہت تخفیف کر دی گئی ہے تاکہ با وسعت اصحاب متعدد کاپیاں خرید کر حضرت اقدس کے مشن کی اشاعت میں حصہ لیں۔ اور فنڈ مدرسہ کو بھی مدد پہونچائیں۔

پنج ارکان اسلام سید حامد شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ اعلیٰ درجہ کی نظم میں ارکان اسلام کی خوبیوں کا بیان ہے۔

محیط اعظم لغات طب کی بے نظیر کتاب ہے صرف چار کاپیاں باقی ہیں۔

خزاین الملوک بھی طب کی کتاب ہے درخواستیں حکیم فضل الدین صاحب مہتمم لائبریری مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام آنی چاہیئے۔

ضروری اطلاع

ہر ایک صاحب اپنی تبدیلی مقام کی اطلاع ضرور دیا کریں۔ اور تاریخ اشاعت اخبار سے اگر چوتھے دن تک کسی کو اخبار نہ پہونچے تو فوراً اطلاع دیں۔ کیونکہ چار دن کے اندر ہندوستان میں ہر جگہ اخبار جا پہونچتا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں فی بعینہٖ بہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا یہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص ممیرانی نمبر ۲ عہ معمولی سرمہ فی تولہ ۲ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار بعد درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑا بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر باہر و اندر کی جھلی کا ورم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شی نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔

راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم بی۔ ایم۔ سانگلی صاحب ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمر ۳۰ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پر وال پڑتے تھے اسکی آنکھیں ورم سے سرخ دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی علاوہ اُن اشیا کو جو اس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر محمد حسین خاں۔ ایم۔ ایل۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وینسٹر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان دار الامان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا

کلمات طیبات امام الزمان

سلمہ الرحمٰن

بقیہ تقریر

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۱ جلد ۵

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے عظیم الشان احسان فرمایا اگر آپ کا وجود باجود دنیا میں نہ آتا تو رام رام کہنے والوں کیطرح بہت سے جھوٹے اور بیہودہ اینٹ پتھر وغیرہ معبود بنائے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور بت پرستوں سے اُسنے نجات دی یہی وہ راز ہے کہ یہ درجہ صرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان احسانوں کے معاوضہ میں ملا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ادھر ہندوؤں نے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو خدا بنا رکھا تھا اُس وقت کی حالت سے کوئی نہیں بتلا سکتا کہ موحد فرقہ کہاں رہتا تھا۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور اسکے تقاضے کا پتہ لگتا ہے۔ کہ کیونکر تاریکی کے وقت اُس کی غیرت ہدایت کا تقاضا کرتی ہے ہندو رام رام اور عیسائی ربنا الیسوع ربنا الیسوع پکارتے تھے کوئی ایسا نہ تھا جو خدا کا نام لیتا۔ کروڑوں پردوں میں اللہ تعالیٰ کا جلالی اسم مخفی تھا اللہ جل شانہ نے جب احسان کرنا چاہا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ آپ کا نام محمد تھا جس کے معنی ہیں نہایت ہی تعریف کیا گیا جو باب تفعیل سے آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اسی قدر قابل تعریف ٹھہرتا ہے جس قدر کام کرتا ہے۔ پہلے نبی خاص قوموں کے لئے آتے تھے اور ایک نقص یہ تھا کہ ایک عظیم الشان اصلاح کی ضرورت نہ ہوتی تھی مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام جب آئے تو وہ صرف بنی اسرائیل ہی کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے واسطے آئے اور یہودیوں کے پاس اُس وقت توریت موجود تھی وہی توریت کی تعلیمات عملدرآمد کے لئے کافی بھی گئی تھیں اور یہودی توریت کے احکام اور تعلیمات کے قائل اور ان پر قائم تھے ہاں بعض اخلاقی کمزوریاں تھیں جو ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ صرف اخلاقی کمزوریوں کا دور کرنا ان کے نقصانات کو بتلا دینا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ایک معمولی درجہ کا آدمی بھی ایسا کر سکتا ہے۔ اور اخلاقی واعظ ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح کا نام محمد نہ رکھا گیا کیونکہ ان کی خدمات ایسی اعلیٰ درجہ کی نہ تھیں اور اسی طرح پر موسیٰ علیہ السلام جب آئے تو وہ ایک شریعت لیکر آئے مگر ان کا بڑا کام بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانا ہی تھا حالانکہ وہ قوم چار سو برس کی تلخیوں اور مصیبتوں کی وجہ سے بجائے خود اسبات پر آمادہ اور طیار تھے کہ کوئی ایسی تحریک ہو تو وہاں سے نکل کھڑی ہوں۔ مادہ طیار تھا صرف تحریک اور محرک کی ضرورت تھی۔ انسان جب کسی بیگار یا بیجا مشقت میں پکڑا جاوے تو وہ خود ہی اس سے نجات پانی چاہتا ہے اور نکلنے کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب بنی اسرائیل فرعون کی غلامی میں پریشان ہو رہے تھے اور اندر ہی اندر وہ اس سے رہائی پانیکی فکر میں تھے اُس وقت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی طرف سے مامور ہو کر جب اُنھیں کہا کہ میں تم کو فرعون کی غلامی سے نجات دلاؤنگا تو وہ سب طیار ہو گئے۔ بنی اسرائیل کے حالات اور واقعات کو بنظر غور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی اصل غرض موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی کیا تھی؟ بڑی بھاری غرض یہی تھی کہ وہ فرعون کی غلامی سے نکلیں چنانچہ روحانی امور اور خدا پرستی کے متعلق وہ ہمیشہ ٹھوکر کھاتے رہے اور بیجا گستاخیوں اور شوخیوں سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہْرَۃً اور اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ اِنَّا ھٰھُنَا قٰعِدُوْنَ جیسے کلمات کہنے اور روزانہ عدم حاضری میں گوسالہ پرستی کرنے سے باز نہ آئے۔ اور بات بات میں ضد اور اعتراض سے کام لیتے ان کے حالات پر پوری نظر کے بعد صاف معلوم دیتا ہے کہ وہ صرف صرف فرعون کی غلامی سے ہی آزاد ہونا چاہتے تھے خود اپنے آپ میں رہبری اور سرداری کی قوت نہ رکھتے تھے اسلئے موسیٰ علیہ السلام کی بات سنتے ہی طیار ہو گئے۔ چونکہ بہت تنگ آچکے تھے اور مرتا کیا نہ کرتا اپنی سرخروئی انھوں نے اسی میں سمجھی حضرت موسیٰ کے ساتھ نکل پڑے لیکن آخر موسیٰ کی کامیابیوں کی راہ میں ٹھوکر کا پتھر بنے۔ غرض حضرت موسیٰ کو بہت محنت و مشقت کرنیکی ضرورت نہ پڑی قوم زندان غلامی میں گرفتار تھی اور طیار تھی کہ کوئی آئے تو اُسے قبول کریں ایسی حالت میں کئی لاکھ آدمیوں نے ایک دن میں قبول کر لیا۔ اور انھوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ وہ کیسی قوم ہے اور موسیٰ کی تعلیم سے انھوں نے کیا فائدہ اُٹھایا ہے۔ پس یہانتک کہ انکو مصر سے نکال لیا کوئی بڑا کام نہ تھا۔ اصلاح کا زمانہ جب آیا اور موسیٰ نے جب چاہا کہ انکو خدا پرست قوم بنا کر وعدہ کی سرزمین میں داخل کریں وہ انکی شوخیوں اور گستاخیوں اور اندرونی بداعمالیوں میں گذرا یہانتک کہ خود حضرت موسیٰ بھی اس سرزمین میں داخل نہ ہو سکے۔ اسلئے اُنکا نام بھی محمد نہ ہوگا۔

غرض جہانتک غور کرتے جاؤ یہ پتہ ملیگا کہ کوئی نبی اس مبارک نام کا مستحق نہ تھا یہانتک کہ ہمارے نبی کریم کا زمانہ آگیا۔ وہ ایک خارستان تھا جس میں نبی کریم نے قدم رکھا۔ اور ظلمت کی انتہا ہو چکی تھی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اُس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلعم نے کی ہرگز نہ کر سکتے انہیں وہ دل وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی م کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھپر افترا کرے گا میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم م کی فضیلت کل انبیاء علیہم پر

میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

رسول اللہ صلعم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عادت اللہ اسی طرح پر ہے زمانہ ترقی کرتا ہے آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے وہ سنتا ہے جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں + میں کہتا ہوں اگر یہ معمولی لفظ تھے تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے جسکو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبیؑ کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمدؐ کہلایا یہ داد الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہی یہ قوتیں رکھدیتی ہے۔ اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقع کون سی ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو یہ کام نہیں کر سکتا + رسول اللہ صلعم میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی تھیں جو مجمل بنا دیتی ہیں تاکہ بالقوہ باتیں بالفعل میں بھی آجاویں۔ اسی لئے آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ایک قوم کے ساتھ جو مشقت کرنی پڑتی ہے تو کسقدر مشکلات پیش آتی ہیں ایک خدمتگار شریر ہو تو اُس کا درست کرنا مشکل ہو جاتا ہے آخر تنگ اور عاجز آکر اسکو بھی نکال دیتا ہے لیکن وہ کسقدر قابل تعریف ہوگا جو اسے درست کرلے اور پھر وہ تو بڑا ہی مرد میدان ہوگا جو اپنی قوم کو درست کرسکے حالانکہ یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں مگر وہ جو مختلف قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا سوچو تو سہی کیسا مختلف کامل اور زبردست قویٰ کا مالک ہوگا۔ مختلف طبیعت کے لوگ۔ مختلف عمروں مختلف ملکوں۔ مختلف خیال۔ مختلف قویٰ کی مخلوق کو ایک ہی تعلیم کے نیچے رکھنا اور اور پھر ان سب کی تربیت کرکے دکھلا دینا اور وہ تربیت بھی کوئی جسمانی نہیں بلکہ روحانی تربیت خدا شناسی اور معرفت کی باریک سے باریک باتوں اور اسرار سے پورا واقف بنا دینا اور نری تعلیم ہی نہیں بلکہ عامل بھی بنا دینا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ دنیا کے لئے اجتماع بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ ان میں ذاتی مفاد اور نفع کی لالچ کی ایک تحریک ہوتی ہے مگر کوئی یہ بتلائے کہ محض اللہ کے لئے پھر ایسے وقت میں کہ اس جلالی نام سے کل دنیا ناواقف ہو اور پھر ایسی حالت میں کہ اسکا اقرار کرنا دنیا کی تمام مصیبتوں کو اپنے سر پر اٹھا لینا ہو۔ کون کسی کے پاس آسکتا ہے جب تک اللہ کی طرف بلانے والے عظیم الشان قوت جذب کی نہ ہو کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اسطرف کھنچ آویں اور وہ تمام تکلیفیں اور بلائیں ان کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہو جاویں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کی طرف غور کرو تو پھر کیسا روشن طور پر معلوم ہوگا کہ آپ ہی اس قابل تھے کہ محمدؐ نام سے موسوم ہوتے۔ اور اس دعویٰ کو جیسا کہ زبان سے کیا گیا تھا کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اپنے عمل سے بھی کرکے دکھا دے چنانچہ وہ وقت آگیا کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا میں اس امر کی طرف صریح اشارہ ہے کہ آپ اُسوقت دنیا میں آئے جب دین اللہ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور گئے اُسوقت کہ جب کہ اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا جب تک اسکو پورا نہ کرلیا نہ تھکے نہ ماندہ ہوئے مخالفوں کی مخالفتیں اعدا کی سازشیں اور منصوبے قتل کرنیکے مشورے قوم کی تکلیفیں آپ کے حوصلہ اور ہمت کے سامنے سب ہیچ اور بیکار تھیں اور کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اپنے کام سے ایک لحظہ کے لئے بھی روک سکتی! اللہ تعالیٰ نے آپکو اُسوقت تک زندہ رکھا جب تک کہ آپ نے وہ کام نہ کر لیا جسکے واسطے آئے تھے۔ یہ بھی ایک سر ہے کہ خدا کیطرف سے آنیوالے جھوٹوں کی طرح نہیں آتے اسیطرح پر آپ کی صدق نبوت پر آپ کی زندگی سب سے بڑا نشان ہے

کوئی ہے جو اس پر نظر کرے!

آپ کو دنیا میں ایسے وقت پر بھیجا کہ جب تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور اسوقت تک کو زندہ رکھا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کی آواز آپ کو سنا آگئی اور فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل ہوتی ہوئیں آپنے دیکھ لیں۔ غرض اسی قسم کی بہت سی وجوہ ہیں جن سے آپ کا نام محمد رکھا گیا۔

پھر آپ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا وہ **احمد** ہے چنانچہ حضرت مسیح نے اسی نام کی پیشگوئی کی تھی **مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ** یعنی میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کی میں بشارت دیتا ہوں اور اس کا نام احمد ہوگا یہ اسبات کی طرف اشارہ تھا کہ جو اللہ تعالیٰ کی حد سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔ اس لفظ سے صاف پایا جاتا ہے اور یہی بات بھی یہی ہے کہ کوئی اسی کی تعریف کرتا ہے جس سے کچھ لیتا ہے اور جس قدر زیادہ لیتا ہے اسی قدر زیادہ تعریف کرتا ہے۔ اگر کسیکو ایک روپیہ دیا جاوے تو وہ اسی قدر تعریف کریگا اور جسکو ہزار روپیہ دیا جاوے وہ اسی انداز سے کرے گا۔ غرض اس سے واضح طور پر پایا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سب سے زیادہ **خدا کا فضل پایا** ہے درحقیقت اس نام میں ایک پیشگوئی ہے کہ یہ بہت ہی بڑے فضلوں کا وارث اور مالک ہوگا۔ پھر آپ کے مبارک ناموں میں ایک سر یہ ہے کہ محمد اور احمد جو دو نام ہیں ان میں دو جدا جدا کمال ہیں محمد کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اسمیں ایک معشوقانہ رنگ ہے کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے پس اسمیں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے۔ مگر احمد کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے وہ اپنے محبوب و معشوق کی تعریف کرتا رہتا ہے اسلئے جیسے محمد محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا اسی طرح احمد عاشقانہ شان میں ہوکر عزت اور انکساری کو چاہتا ہے اسمیں ایک سر یہ تھا کہ آپ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کردی گئی ایک تو مکی زندگی جو ۱۳ برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی ہے جو **مدنی** زندگی ہے اور وہ ۱۰ برس کی ہے۔ مکہ کی زندگی میں **اسم احمد** کی تجلی تھی اسوقت آپ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گذرتی تھی اگر کوئی شخص آپکی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرع اور زاری آپ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کرسکیگا پھر آپ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی خدا پرستی کا نام ونشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھکر ایک لذت اور سرور آ چکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو انکی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا غرض دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ وزاری کرتے تھے اور یہانتک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی اسی کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین** یہ آپکی متضرعانہ زندگی تھی اور **اسم احمد** کا ظہور تھا اسوقت آپ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور **اسم محمد** کی تجلی کیوقت ہوا۔ جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے **واستفتحوا وخاب کل جبار عنید**۔

یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین تھر ستائے جاتے ہیں دُکھ دیے جاتے ہیں مشکل پر مشکل ان کے سامنے آتی ہے نہ اسلئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ نصرت الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی مکی زندگی کا زمانہ مدنی زندگی کے بالمقابل دراز ہے چنانچہ مکہ میں ۱۳ برس گذرے اور مدینہ میں دس برس جیسا کہ اس آیت سے پایا جاتا ہے ہر نبی اور مامورین اللہ کے ساتھ یہی حال ہوا ہے کہ اوائل میں دُکھ دیا گیا ہے مکار فریبی۔ دوکاندار اور کیا کیا کہا گیا ہے کوئی برا نام نہیں ہوتا جو انکا نہیں رکھا جاتا وہ نبی اور مامور ہر ایک بات کی برداشت کرتے اور ہر دُکھ کو سہہ لیتے ہیں لیکن جب انتہا ہو جاتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے دوسری **قوت** ظہور پکڑتی ہے اسی طرح پر رسول اللہ صلعم کو ہر قسم کا دُکھ دیا گیا ہے اور ہر قسم کا برا نام آپ کا رکھا گیا ہے آخر آپ کی توجہ نے زور مارا اور وہ انتہا تک پہونچی جیسا **استفتحوا** سے پایا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوا **وخاب کل جبار عنید** تمام شریروں اور شرارتوں کے منصوبے کرنے والوں کا خاتمہ ہوگیا یہ توجہ مخالفوں کی شرارتوں کے انتہا پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اول ہی ہو تو پھر خاتمہ ہو جاتا !! مکہ کی زندگی میں حضرت احدیت کے حضور گرنا اور چلانا تھا اور وہ اُس حالت تک پہونچ چکا تھا کہ دیکھنے والوں اور سننے والوں کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ مگر آخر مدنی زندگی کے جلال کو دیکھو کہ وہ جو شرارتوں میں سرگرم اور قتل اور اخراج کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے سب کے سب ہلاک ہوئے۔ اور باقیوں کو اس کے حضور عاجزی اور منت کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار کرکے معافی مانگنی پڑی + حضرت **عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیکھو کسقدر فائدہ پہونچا۔ ایک زمانہ میں یہ ایمان نہ لائے تھے اور چار برس کا توقف ہوگیا اللہ تعالیٰ خوب مصلحت سمجھتا ہے کہ اسمیں کیا سر تھا **ابوجہل** نے تلاش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جاوے جو رسول اللہ صلعم کو قتل کرے اسوقت حضرت عمر بڑے بہادر اور دلیر مشہور تھے اور شوکت رکھتے تھے انھوں نے آپس میں مشورہ کرکے رسول اللہ صلعم کے قتل کا بیڑا اٹھایا اور معاہدہ پر حضرت عمرؓ اور ابوجہل کے دستخط ہوگئے اور قرار پایا کہ اگر عمر قتل کر آویں تو اسقدر روپیہ دیا جاوے۔ باقی آئندہ۔

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم نمبر ۱ جلد ۵

لیکن یہ مشکل پیش آئے گی کہ دنیا میں دھوکے بھی ہوتے ہیں جھوٹے مدعی اور خیالی مصلح بھی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ **وحی** کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اندر ہی کی آواز ہوتی ہے جو دل سے ہی نکلتی اور دل ہی پڑتی ہے اور پھر ایسے بھی ہیں جو ایسے مدعیوں کو **مجنون** اور دوکاندار کہتے ہیں اور دنیا میں دوکاندار بھی ہوتے ہیں پھر یہ قاعدہ کیسا عجیب ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے مجھکو سپر بناؤ اور پھر سپر بھی اسطرح کہ جو سپر بنانے کا حق ہے۔ رضاء الٰہی کی اطلاع بدون بتلائے نہیں مل سکتی اور سکو نہیں ملتی صرف چند خواص کو ملتی ہے اور ادھر یہ دبدا پڑی ہوئی ہے کہ ہزاروں انسان دغا اور فریب کرتے ہیں اگر کوئی اس معاملہ میں بھی جھوٹ کہدے تو کیونکر پتہ لگے گا۔

(اس کی عقدہ کشائی)
آگے چلکر ملاحظہ کرو
ایڈیٹر

اور پھر اس کے بعد یہ فرمایا ہے **لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ** تم فرمانبردار ہو کر ہی مرو۔ فرماں برداری جب ہو کہ جب فرمان ہو اور فرمان میں مینے ابھی کہا ہے کہ اس دبدھا اور شک کی گنجایش ہے کہ کسی نے دھوکا ہی نہ دیا ہو اس مشکل کی راہ صاف کرنے کے واسطے اللہ تعالے نے چند ضروری امور کو بیان فرمایا ہے جن سے آدمی حق و باطل میں فی الفور امتیاز کر لیتا ہے * میں اسکو ایک عام فہم طریق پر بیان کرنا چاہتا ہوں سنو! ہر ایک چیز خواہ وہ دکھ دینے والی ہو یا سکھ دینے والی دونوں کو ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا پاتے ہیں اگر تریاق کو پاتے ہیں تو سانپ بھی تو ہیں اگر عمدہ عمدہ دوائیں اور تجربہ کار ڈاکٹر اور حاذق طبیب موجود ہیں تو مہلک بیماریاں اور ناتجربہ کار احمق مدعی حکمت بھی پائے جاتے ہیں اور عمدہ عمدہ غلّہ اور ترکاریاں پائی جاتی ہیں تو اپنے گھروں میں سنڈاس اور پیشاب بھی ہے اور کب اختیار میں ہے کہ دونو چیزوں کو یکساں طور پر استعمال کر کے سکھ اٹھا سکیں۔ آپ دیکھیں گے کہ دکھ یا سکھ دینے والی چیزوں میں باہم فرق کر کے انکو الگ کر دیا گیا ہے ایک کانٹا دکھ دیتا ہے لیکن ایک عمدہ اور مضبوط جوتا اسکو مسل دیتا ہے پس کانٹوں سے سکھ دینے کے لئے ہم سمجھتے ہیں کہ جوتا عمدہ چیز ہے۔ اور سردی کی تکلیف میں سنجاب اور سمور اور پشمینہ اور روئی کے لحاف کیسی آرام دہ چیزیں ہیں جو سردی کا مقابلہ کرتی ہیں اور ہم خوب سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چیزیں سردی سے محفوظ رکھ سکتی ہیں نہ کہ برف اور اسپر سرد ہوا اسی طریق پر اللہ تعالے نے روحانی سکھوں اور ابدی راحتوں کا ذریعہ جبکہ اپنا فرمان اور رضا کا حصول رکھا ہے اور وہ بیرون ان لوگوں کے جو اسکی طرف سے آتے ہیں ظاہر نہیں ہوتی اس کی شناخت کے اسباب بھی ضرور ہی رکھدی ہوں گے تاکہ سچ اور جھوٹ میں صاف تمیز ہو گو جو لوگ اللہ تعالے کی طرف سے آتے ہیں اور اس لئے آتے ہیں کہ ہم کو اس راہ کا پتہ دیں جسپر چلنے سے اللہ تعالٰی راضی ہو جاتا ہے ان میں اور اس مخلوق میں جو بچھوؤں سانپوں کی طرح دکھ دینے کو طیار رہتی ہے امتیاز اور تفریق کے ذریعے رکھدے ہیں جن سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ **راستباز** کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟ مگر ہاں **سلیم دل** اور حق کی تلاش کی پیاس ہو۔ موٹی عقل والا بھی جس طرح کانٹے کی تکلیف محسوس کر کے جوتا پہن لیتا ہے اور سردی کے لئے گرم کپڑا پہنکر آرام پاتا ہے اور دکھوں کو محسوس کرنے والا اور روح اور اخلاق کے علاج کو چاہنے والا ذرہ بھی لطیف عقل سے کام لے تو راستباز کو پہچان سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو محض اپنے فضل سے اسکو واضح کر دیا ہے۔ پھر وہ کیا بات بتلائی؟ جس سے اس راہ حق پر ہم پہنچ سکیں۔ دیکھو یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ دکھ دینے والی چیزوں میں سے خانہ جنگیاں اور تفرقے بھی ہیں کوئی گھر اور بستی جبکہ اسمیں اختلاف اور پھوٹ ہو کبھی آباد نہیں رہ سکتی * بڑے سے بڑا دکھ جو انسان کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتا ہے پریشانی اور پراگندگی ہے۔ اور یہ ایک ایسی خطرناک بیماری ہے جسکے مریض کو سخت درد اور دکھ کا سامنا ہوتا ہے۔ اب اس مرض کا علاج جو بتلائے اور وہ کارگر اور مفید اور مجرب ثابت ہو اسکی صداقت اور صداقت میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور یہ ایک مسلم بات ہے کہ نبی کریم صلعم کے آنے سے پیشتر عرب کی حالت وحدت اور امن کے لحاظ سے کیسی خطرناک تھی انمیں بہت بڑی عداوت پھیلی ہوئی تھی ذرا ذرا سی بات پر خاندانوں کے خاندان کٹ مرتے تھے اور اسکو سب محسوس کرتے تھے کہ یہ بہت خطرناک شے ہے۔ صحابہ اسکو محسوس کرتے تھے یا نہیں؟ ضرور کرتے تھے پس انکو بتلایا کہ **اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا** تم تو آپس میں جانی دشمن تھے اس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ایک یہی نتیجہ تو یہ ہوا کہ تمھارے دلوں میں ایسی محبت و الفت ڈالی گئی کہ تم بھائی بھائی ہو گئے۔ رات کو دشمن سوئے تھے تو صبح کو بھائی بنکر اٹھے۔ کسقدر حیرت انگیز تبدیلی اور تعجب میں ڈالدینے والی بات ہے ان سالہا سال بلکہ صدیوں کی خانہ جنگیوں کو دور کر دینے والی صرف ایک ہی بات تھی یا کچھ اور اور وہ یہی کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کے ہاتھ پر آ کے توبہ کرتے۔ وہ توبہ کچھ ایسی تھی اور اس ہاتھ میں کچھ ایسی شفا رکھی گئی تھی کہ جو آتا اسکی تمام اندرونی بیماریاں صاف ہو جاتی تھیں اور بجائے اُس کے پاکیزہ خیالات اور تحفہ دینے والی باتیں آ بستی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس **قدسی قوت** نے بڑے بڑے سوچنے والے لوگوں کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ غرض یہ ایک بڑی بھاری شناخت **صادق** کی ہے کہ وہ ایک **وحدت** کی روح اپنے ساتھ لیکر آتا ہے۔

اسوقت بھی ہزاروں ہزار مولوی۔ سجادہ نشین صوفی۔ مشائخ۔ موجود ہیں اور بیشمار کتابیں بھری پڑی ہیں مگر دیکھو کیا ان سب میں باہم اتحاد اور یگانگت ہے۔ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دیے جاتے ہیں اگر ایک شہر کے علما کو بھی دیکھو تو معلوم ہوگا کہ انمیں باہم اتحاد نہیں پھر جو دین کو دنیا پر مقدم کرنیکی ہدایت کو وہ کیونکر پھیلا سکتے ہیں حقیقت میں وہ ایسی بات سے ناآشنا محض ہیں کہ باہم محبت کسطرح بڑھتی ہے۔ غرض جب انسان کسی صادق کی تلاش کرتا اور اپنی اندرونی بیماریوں کو محسوس کرلیتا ہے تو اُسکو خودبخود پتہ لگ جاتا ہے کہ جسکو میںنے صادق سمجھا ہے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے مجھے ان بیماریوں کے متعلق کیا سکھ پہونچا ہے جیسے ایک سردی سے ٹھٹھرا ہوا انسان جب روئی سنجاب یا سمور کے کپڑے پہن لیتا ہے تو اسکو واضح طور پر معلوم ہونے لگتا ہے کہ اسکو آرام پہونچتا ہے اسی طرح پر روحانی بیماریوں کا مریض جب اپنے مسیح کے پاس جاتا ہے اور اُس سے تعلق پیدا کرتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے فلاں لگی سڑی چیز اسکی اطاعت اور فرمانبرداری میں نکل رہی ہے اور یہ فائدہ پہونچ رہا ہے پس پہلی بات جو **صادق** کی شناخت کے لئے اور اُس برخورداری کیلئے ضروری وہ ایک قسم کی وحدت اور یگانگی ہے تا کہ خدا کا فضل جو وحدت پر نازل ہوتا ہے اس سے متمتع ہو جاؤ۔

اسوقت بھی ایک **صادق** اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اور تمنے اسے پہچانا ہے مگر تم اپنے اندر مشاہدہ کرو کہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیا سکھ پا رہے ہو اور کونسی بیماریاں تمہاری دور ہو رہی ہیں۔ باہم مودت پیدا کرو کیونکہ فضل الٰہی کے جذب اور کشش کے لئے پہلا اصول وحدت ہے۔

اور سوچو کہ پہلے کن لوگوں کے ساتھ تعلق اور صحبت تھی اس کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بعد کیا تبدیلی ہوئی۔ ایک معاہدہ ہم سے لیا جاتا ہے اور جسوقت وہ معاہدہ لیا جاتا ہے میری طبیعت گھبرا جاتی ہے ایک **انسان** جسکو میں پورے شعور اور کامل بصیرۃ کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ **کی طرف سے** یہ **وعدہ** لیتا ہے کہ میں رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤنگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا میں گھبرا اٹھتا ہوں اور معاً میں سمجھتا ہوں کہ یہ فقرہ انسانی فطرت اور طبع کا نتیجہ نہیں ہے انسان یہ بات ایجاد کرسکتا ہی نہیں انسان کی ایجاد تو یہ ہے کہ خالق سے مخالفت رکھنی مشکل سے پیچھے توبہ کرلیں گے۔ میاں آہ جاکب سمجھا ہے انکا کس ڈھنگ تھا۔

میںنے گاؤں کے زمینداروں کو دیکھا ہے کہ ایک دوسرے کے بدلے جھوٹی گواہی دے آتا ہے صرف اسلئے کہ ہم اس سے فلاں مقدمہ میں گواہی دلائیں گے یا فلاں مقدمہ میں اس نے گواہی دی تھی۔ ایک گاؤں میں میںنے ایک قاتل کو دیکھا اور معلوم ہوا کہ اس کے بدلے اور ناکردہ گناہ دائم الحبس ہوگئے ہیں وارثان مقتول سے جب پوچھا گیا کہ یہ کیا بات ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ قاتل ہے مگر ہم اسکو پکڑوا کر کیا کرتے یہ تو غریب آدمی ہے ہم نے تو انکو ہی پکڑوانا تھا جن سے ہم کو خاص رنج تھا اور عداوت تھی دیکھو وہ وارثان مقتول جانتے تھے کہ اصل قاتل کون ہے مگر انھوں نے ایک بری الذمہ اور ناکردہ گناہ ہی کو پھنسانے کی سعی کی کیونکہ انھوں نے دنیا کو دین پر مقدم کیا ہوا تھا کچہریوں اور عدالتوں میں رہنے والے اگر دنیا کو مقدم کریں تو وہ ظہر کی نماز ترک کیوں کردیں اسیطرح اور صدہا امور اور معاملات میں دیکھو جہاں انسانی منصوبہ اغراض کو دخل ہے وہاں جب مقدم ہوگی تو دنیا ہی مقدم ہوگی۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ انسانی ایجاد اور انسانی قرارداد کا نتیجہ تو دنیا اور اُس کے لوازمات ہیں لیکن وہ جو خدا کی طرف سے **مامور** ہو کر آیا ہے

وہ جب مقدم کریگا یا کسی سے کراویگا وہ دین ہی کو مقدم کریگا

پس یہ ایک دوسرا ذریعہ ہے جو صادق کی شناخت کا ہے کہ آیا وہ دین کو مقدم کرتا ہے یا دنیا کو۔

ہمارے بھائیو تمہیں سوچنا چاہئے دین کو دنیا پر مقدم کرکے تجربہ کیا ہے انھوں نے ضرور دیکھ لیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا یہ ذریعہ ضرور سچا ہے اور جس کے ذریعہ یہ راہ معلوم ہوئی ہے وہ بیشک خدا ہی کے **بلانے سے بولا ہے**۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو سپر بنانا اور اسطرح سپر بنانا جو سپر بنانیکا حق ہے کیا ہے۔

پھر اسی **وعدہ** میں **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** بھی ہے۔ دنیا میں جھوٹے تھے۔ جھوٹے منصوبے۔ خیالی تعلیمیں اور فرضی ہدایتیں۔ شائع کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور ان کے بد نتائج صاف بتلادیتے ہیں کہ ان سب کی بنا جھوٹ اور زور پر ہے۔ مگر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کو ماننے والے اور اسپر پورا عمل کرنیوالے

خطبہ

[illegible]

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب

واتل علیہم نبأ الذی اٰتینٰہ اٰیٰتنا الآیہ

اُس شخص کا حال ان کو سُنا دو جسکو ہمنے اپنے نشان دیے - پھر اُس نے اُن نشانوں کی کچھ پروا نہ کی اور شیطان نے اسکو اپنے پیچھے لگا لیا - اور وہ شیطان کی طرح گمراہ ہو گیا اگر ہم چاہتے تو ان نشانات کے باعث اسکو رفعت دیتے لیکن اس کی ذلت کا باعث یہ ہوا کہ وہ نفسانی خواہشوں کا آدمی بنگیا اور گندی خواہشوں کی پیروی کی اُس کا حال کتے کا سا ہو گیا اُسپر جب بوجھ لادو تو ہانپتا ہے اور نہ لادو تو جب بھی ہانپتا ہے یہ مثال مکذبین **آیات اللہ** کی ہے -

اس قصہ میں جو خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب اللہ میں ہے ہم لوگوں کو اللہ تعالےٰ کیا سبق دینا چاہتا ہے ؟ یہ ایک ضروری سوال ہے کیونکہ اس حکیم کتاب میں کوئی واقعہ ایسا نہیں ہے کہ جس سے امت محمدیہ کو کوئی نہ کوئی سبق سکھانا مقصود نہ ہو - خدا کی حکیم کتاب ایک آدمی کا قصہ بیان کرتی ہے جسے خدا نے نشان پر نشان دکھائے اندر سے باہر سے اُسے شہادتیں ملیں لیکن اُس نے انکی قدر نہ کی آخر وہ شیطان کا بھائی اور سگ فطرت بنگیا - کتے کے اندر فطری طور پر ایک آگ ہوتی ہے جسکی جلن سے وہ ہر وقت زبان نکالے رکھتا ہے گویا کسی نے بڑا بوجھ اُسپر لاد رکھا ہو

اسی طرح سگ طینت آدمی راستباز کی نکتہ چینی اور بدگوئی میں متوجہ رہتا ہے اور اُس کی ناپاک طبیعت کشاں کشاں اُسکو اس ٹیڑھی راہ پر لاتی ہے - خواہ راستباز نے اُسپر کبھی کوئی حملہ نہ کیا ہو اور نہ درحقیقت خدا کے برگزیدے کسی پر حملہ کرتے اور نہ کسی کا کچھ بگاڑتے ہیں مگر وہ پست ہمت سگ فطرت طبعی جلن کی وجہ سے اپنے آپ ہی جلتا بھنتا اور کڑھتا ہے - مگر اُس کی یہ جلن کسی پاکیزگی اور معالی طلبی کی بنا پر نہیں ہوتی اصل میں وہ دنیا کا کتا اسی مردار کا طالب اسی کے لئے رات دن جلتا کڑہتا رہتا ہے -

یہی دنیا طلبی ہے جو اُسے راستباز کا دشمن بنا دیتی ہے **اخلد الی الارض** کلید ہے اس راز کی کہ کیوں کوئی شخص آیات اللہ کو دیکھکر بھی قبول حق سے محروم رہ جاتا ہے - راستباز آسمانی نور ہوتا ہے اور یہ زمین کا زمین سے لگا لگا چلنے والا ناپاک کتا ہوتا ہے - اس لئے عدم مناسبت دونوں کو ایک سطح پر ملنے نہیں دیتی - **اخلد الی الارض** کتے کی شکل سے خوب ثابت ہوتا ہے - کتے کو دیکھتے ہو کسی سمت کو دوڑا جاتا ہو مگر ناک زمین پر رکھتا اور سونگھتا جاتا ہے کہ کوئی ہڈی وغیرہ چیز مل جائے - اسی طرح ایک دنیادار کا قبلہ ہمت چونکہ حطام دنیوی ہوتا ہے لہذا وہ آسمانی مائدہ کی طرف نہیں آ سکتا

مفسرین کہتے ہیں کہ ان آیات میں بلعم باعور کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر توریت میں آیا ہے - یہ شخص خواب بین تھا - مکاشفات اور الہامات بھی اسکو ہوتے تھے مگر جناب موسیٰ علیہ السلام کا مخالف ہو گیا اور اُنپر بددعا کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی جناب سے مردود و مطرود بنگیا - باعور ہو یا کوئی ہو اسمیں شک نہیں کہ یہ کسی ایسے بدبخت کا مذکور ہے جو باوجود مشاہدہ کرنے آیات کے یعنی کسی مامور من اللہ کی صداقت اور حقیقت کے نشانوں اور نمونوں کے پھر انکار کے مہلک گڑھے میں گرا -

اللہ تعالیٰ کی یہ بات اٰتینٰہ اٰیٰتنا فانسلخ منہا بتاتی ہے - کہ خوابوں اور کشفوں اور الہاموں سے اور بیرونی دلائل سے غرض ہر قسم کی علامات و آیات سے اُسے بتا دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر سگ فطرتی نے اُسکو آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے سے باز رکھا اور عدم مناسبت کی وجہ سے مامور کے مکذبوں میں شامل ہو گیا -

جب کوئی مامور خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے از بسکہ اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے کہ دنیا اُسے شناخت کرلے اُس کے ساتھ مختلف قسم کے نشان نازل ہوتے ہیں بعض فطرتوں پر رویائے صادقہ کا نزول ہوتا ہے - بعض مکاشفات اور بعض الہامات سے سرفراز کیے جاتے ہیں - غرض اُس کے وقت میں ابواب السماء کے مفتوح ہونے کے سبب سے ہزاروں لوگوں کو خواب آتے ہیں - پھر کوئی سعید تو اُن آسمانی اشاروں کی قدر کرتا اور اُن کے مطابق مامور کو قبول کر لیتا ہے اور ایک دوسرا بدبخت ان خدائی اطلاعوں اور تنبیہوں کی کچھ بھی پروا نہیں کرتا - یہ اندرونی نشان ہوتے ہیں اور ساتھ اس کے بیرونی نشان ہوتے ہیں جو ظاہر ہیں - ہمارے رسول کریم صلعم کے وجود سے قبل اور آپ کی بعثت پر بھی بہت سے لوگوں کو خوابیں آئیں - سعید اُن سے منتفع ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے اور شقی انھیں پریشان خوابیں ہی سمجھتے رہے - اسی سنت الٰہیہ کے موافق ہمارے زمانہ میں بھی ہزاروں کو خوابوں اور کشفوں کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیت پر متنبہ کیا گیا - بہتوں کو آپ کا وجود مبارک حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں دکھایا گیا - اکثر نے خدا تعالےٰ کے ان نشانوں سے فائدہ اُٹھایا اور بعضوں نے سگ فطرتی کی وجہ سے ان نادیانوں کی پروا نہ کی - خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی صداقت پر انفسی اور آفاقی دلائل روز روشن کی طرح آشکار ہو رہے ہیں مگر زمین کے کیڑے زمین سے اوپر آنکھ نہیں اٹھاتے۔ انہیں سے بہتیرے ہیں جن پر ان کے اندر سے حجت پوری ہو چکی ہے۔ کیا اس نہر کے ملازم کا دل اسے ملزم نہیں کرتا کہ وہ ایکوقت خدا کے مامور کے حق میں ہیبت انگیز خوابیں سناتا اور لوگوں کو پکڑ پکڑ کر قادیان میں بھیجتا تھا۔ یہ لوگ بہت سے قرائن قویہ صداقت کے دیکھنے کے ساتھ ہو لئے تھے۔ ان کے لئے کبھی تو خدا نے یہ نشان دکھایا کہ حضرت مامور من اللہ کو انہوں نے اعدائے دین کے مقابل اکیلا پہلوان دیکھا اور بار بار اعتراف کیا کہ آج روئے زمین پر اسلام کے دشمنوں کا منہ بند کرنیوالا اور کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے منہ سے بار بار یہ اقرار نکلوایا کہ حضرت مرزا صاحب واقعی سلطان القلم ہیں یہ بھی ان کے لئے بڑا نشان تھا اسلئے کہ سارے عالم سے بڑھکر اسلام کا جاں نثار پہلوان اور ناصر ہونا بتاتا تھا کہ آسمانی فرد ہے اور دوسروں کو بوجہ زمینی ہونے کے یہ نازک منصب نہیں دیا گیا۔ مگر انہوں نے غباوت فطرت کی وجہ سے اس نشان کی قدر نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ نے بیرونی نشان زمین پر دکھایا کہ لیکھرام کی خارق عادت موت کا نظارہ انہوں نے دیکھا۔ انکے قلوب اس کے رعب کے نیچے آئے وہ جابجا اس کے چرچے کرتے رہے۔ اس جماعت کے بڑے بھاری ممبر محکمہ نہر کے اکسٹرا اسسٹنٹ خان بہادر نے سب سے اول اس محضر پر دستخط کئے جو اس استفسار کے لئے تیار کیا گیا تھا کہ آیا لیکھرام کا قتل خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کا پورا ہونا اور معجزہ ہے یا نہیں۔ افسوس ان نشانوں کو ان لوگوں نے بغض کی نگاہ سے دیکھا پھر خدا تعالیٰ نے ان کی جراتوں اور خیرہ چشمیوں کو دیکھکر آسمان پر سورج اور چاند کو وجود میں ہمارے پیارے مسیح کے صدق پر دو شہادتیں قائم کیں مگر ان زمینی فطرتوں نے آسمان کیطرف بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ میں اپنی جگہ بہت سوچا کرتا ہوں بجز دانش کوئی وجہ نہیں دیکھتی کہ مسلمانوں کے پاس کسوف وخسوف کو بعقیدگی سے دیکھنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لرزہ ڈالنے والے الفاظ موجود ہیں کہ ہمارے مہدی کے یہ دو نشان ہونگے اور آسمان و زمین کی پیدائش سے اسوقت تک کسی کے لئے یہ نشان قائم نہیں ہوئے ہوں گے۔ مدعی مہدویت موجود اور آسمان کے یہ دو عادل گواہ موجود۔ آہ آہ بدقسمت قوم! ایک صادق نے دعویٰ کیا تھا تمہارے چھوٹے بڑے سب کہتے تھے اور ایک زبان ہوکر کہتے تھے کہ بچپنے سے یہ مدعی راستباز ہے اتنے پر ہی تم کفایت کرتے اور اسکے صدق کے نشان خود طلب و تلاش کرتے بہت سے سعادتمند نیک فطرۃ ایسے بھی ہوئے ہیں کہ اپنے مخدوم و متبوع کے لئے جانکنی کرکے انہوں نے دلائل پیدا کئے انہوں نے خود کوئی دعویٰ نہیں کیا مگر سعید تابعین نے خود ان کے لئے شہادتیں پیدا کیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کن کن جانفشانیوں سے مخلص حنفیوں نے امام معصوم بنایا اور واجب الاتباع ٹھیرایا۔ لو کان الایمان معلقا بالثریا والی حدیث کو زور تحکم سے ان کی طرف منسوب کیا۔ مگر یہاں دعویٰ موجود کہ یہ سب حدیثیں میرے حق میں ہیں۔ دعوے کے ساتھ دلائل موجود۔ منصب مسیحیت کی شان کے شایاں خدمات نمایاں موجود زمین کی گواہیاں موجود۔ آسمان کی گواہیاں موجود پھر سمجھ پر کیا پتھر پڑ گئے۔ اس کے سوا یترک القلاص والی پیشگوئی چیخ چیخ کر نشان دے رہی ہے کہ لاریب مسیح موعود یہی ہے۔ آہ اے نادان قوم تیری آنکھوں پر کیا پردے پڑ گئے تم نے التزام کیا ہے کہ ایمان جائے اسلام جائے پر کوئی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ماننی ہے نادانو یہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی تھی جو کہ اب پوری ہوئی۔ یہ پاک الفاظ کس زمانہ میں نبی امی علیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک منہ سے نکلے کہ ایسی سواریوں کا نام و نشان نہ تھا۔ آج کس شوکت کے ساتھ یہ باتیں پوری ہوئیں۔

عرب کا خشکی کا جہاز اونٹ قریب ہے کہ صحرائے عرب اور بلاد شام سے اسی طرح موقوف ہو جائے جیسے ان ممالک سے رد ہو چکا ہے جہاں ریل گاڑی نے اس کی جگہ چھین لی ہے۔ اللہ اکبر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کیا شان ہے جس نے اتنے برس پہلے کہہ رکھا تھا واذا العشار عطلت۔ کس جلال کے یہ خدا کی باتیں پوری ہوئیں۔ کوئی کتاب نہیں جو اسوقت دعویٰ کر سکے کہ اسکی باتیں اسطرح پوری ہوئیں اور اب ہو رہی ہیں۔ یہ ہیں معنی زندہ کتاب اور زندہ رسول کے کہ ان کے زندہ نشان ہر زمانہ میں موجود رہیں۔ کوئی لاہور کے بشپ صاحب سے خدا کے لئے اتنا پوچھے کہ اتنے غل غپاڑے تم نے کئے کاش کوئی زندہ نشان یسوع اور انجیل کا دکھایا ہوتا یا اس کا کوئی پتا ہی دیا ہوتا۔ ہم بار بار دعوے کرتے ہیں کہ زندہ رسول صرف ایک ہی ہے اور وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور زندہ کتاب صرف قرآن کریم ہے۔ صدیاں گذر گئیں جب سے مسیح اسرائیلی مردوں میں جا ملا ہے اور انجیل پارینہ تقویم کے پوسیدہ ورقوں میں شامل ہو چکی ہر ایمانی نشان تم میں نہیں۔ کتاب کی تعلیم کے زندہ برکات تم میں نہیں۔ پھر فضول بیہودہ دعویٰ کرنا کہ یسوع آسمان پر زندہ موجود ہے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ یورپ کے فلاسفر اس ثبوت پر تھو کتے ہیں کہ یسوع کی

زندگی کی نسبت پیش کرتے ہو۔ انجیل خود
تمہیں اپنے بیانات سے تزلزل اور تذبذب
میں ڈالتی ہے بلکہ وہ بھی صاف صاف
مسیح کے صلیب سے زندہ اتر کر
اور مصنوعی قبر سے زندہ بچ نکلنے کی
گواہی دیتی ہے۔ قرآن کریم اُسے اموات
میں داخل کرتا ہے پس جب اتنے
تنازع موجود ہوں تو کوئی بین ثبوت
اُس کی زندگی کا تمہارے پاس ہونا چاہئے
ورنہ یہ دعویٰ عقیدہ اور مسلمات کی بناء پر
تو چل نہیں سکتا۔ اور ثبوت بین یہ تھا
کہ اُس کی برکات کے زندہ نشان تم میں
موجود ہوتے۔ تم لوگ اُس یسوع
کے نام سے جسکو تم زندہ قادر مطلق خدا
کہتے ہو اور ہم عاجز مردہ انسان کہتے
ہیں زبردست پیشگوئیاں کرتے اور
نشان دکھاتے۔ ایک مردہ پرست
تم میں سے اُٹھا اور دعویٰ کیا کہ میں یسوع
کی خدائی ثابت کرتا ہوں۔ زندہ نبی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے غلام نے تحدی سے اُسکو یہ کہا
کہ تو مردہ یسوع کی پرستش اور زندہ رسول
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار
کے سبب سے ہلاک ہو جاوے گا
اور تیری ہلاکت ابدی اور زندہ مہر ہوگی
یسوع کی موت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زندگی پر۔ یہ وقت تھا
کہ وہ اُس مردہ صنم کا پرستار بچ جاتا
اور الفا امیگا کرائسٹ غیرت خداوندی
کی وجہ سے اپنے وجود کے ایک گواہ
کو ذلت کی موت سے نجات دے دیتا
غرض نصارا کا فرض ہے
اور اسلام کا اُن کے ذمہ قرض ہے کہ اپنی
کتاب اور یسوع کی زندگی کا کوئی نشان
دکھائیں۔ مسلمانو تمہارے لئے
کسقدر فخر اور شادمانی کا مقام تھا کہ
تمہارے دینی دشمن نصارا کے زعم کے
خلاف دن بدن ثابت ہو رہا ہے کہ
زندہ رسول صرف ہمارے نبی کریم صلعم
ہیں۔ اور حق تھا کہ تم مرزا غلام احمد
قادیانی کی وہ عزت و قدر کرتے جس کے
وہ درحقیقت اس مبارک خدمت کیلئے مستحق تھے

مگر تم نے نادانی اور شقاوت سے اُن سے
ضد و عداوت میں آکر رسول کریم م کے
صدق کے نشانوں کو خاک میں ملانا شروع
کر دیا ہے۔ اور اس کوشش میں ہو کہ ایک
بھی پیشگوئی جناب سید الانبیاء صلعم کی
پوری نہ ہو۔ کیا تم اس میں خوش ہو کہ نصارا
کی طرح تمہارے ہاتھ میں کہانیاں رہ
جائیں اور مذہب کی زندگی کا کوئی ثبوت نہو
اور کیا تم خوش ہو کہ لاہور کا مردہ پرست
بڑا پادری مُنہ پھاڑ پھاڑ کر مردہ یسوع کو
زندہ ثابت کرے اور تمہارے واقعی زندہ
نبی پر مٹی میں بوسیدہ ہو جانے کا الزام
لگائے۔ خوب سوچو کہ تمہاری نوبت
کہاں تک پہونچ گئی ہے۔

واذا البحار فجرت واذا الصحف نشرت

کی پیشگوئیاں بھی
روز روشن کیطرح پوری ہوئیں۔ ملک کے
ہر حصہ میں دیکھو کہ کسطرح پر دریاؤں کو کاٹ
کاٹ کر نہریں نکالی گئی ہیں اور ڈاک خانو
اور پریس کی ایجاد نے کروڑہا در کروڑ کتب
و رسالجات کو شائع کیا ہے کیا ان باتوں کو
دیکھکر ایک مومن کا دل جو قرآن کا عاشق
ہے سرور اور ذوق سے بھر نہیں جاتا؟
مگر افسوس مسیح موعود کی عداوت سے ان
سب امور سے انکار کئے چلے جاتے ہیں۔
اور نہیں جانتے کہ خدا کی ہستی۔ رسول اللہ
کی عزت۔ کتاب اللہ کی عزت کا اظہار ہو
آہ! ان ناقدر شناسوں نے ایک مامور
من اللہ کی عداوت سے خداتعالیٰ کی کتاب
کی عزت و عظمت کا انکار کر دیا۔
الغرض یہ بات درمیان میں آگئی تھی میں نے
گفتگو اس پر شروع کی تھی کہ دو قسم کے
نشان مامور کے لئے ہوتے ہیں ایک
وہ نشان جو بلا واسطہ ظاہر ہوتے ہیں اور
انسان کی کوششوں کے بغیر خداتعالیٰ کے
نادر ہاتھ سے سرزد ہوتے ہیں دوسرے
وہ نشانات ہیں جو دوسرے لوگوں پر بذریعہ
کشوف و رؤیا صادقہ مامور کی صداقت
کا اظہار کیا جاتا ہے میں نے ان نشانات
کو کھلے طور پر دکھانے کے لئے اس مبارک
زمانہ کو لیا ہے جسمیں خداتعالیٰ نے مسیح
موعود کے ذریعہ سے اپنا پاک سلسلہ

قائم کیا ہے۔ پہلی قسم کے نشان میں
دکھا چکا ہوں اب دوسری قسم کے نشانوں
کے لئے میں یہ بات قسم کھا کر کہتا ہوں
اور بیت اللہ میں خواہ کیسی ہی خطرناک
قسم کیوں نہ ہو میں کھا سکتا ہوں کہ بہت
سے صالح لوگوں نے خواب اور کشوف
کے ذریعہ مسیح موعود کی صداقت کو پایا
ہے۔ میں چونکہ حضرت اقدس کے خطوط
لکھتا ہوں۔ کوئی دو سو کے قریب ایسے
خطوط آچکے ہوں گے جو ملک کے مختلف
حصص بنگال۔ رنگون۔ برہما۔ جنوبی ہند
اور شمالی ہند۔ کاٹھیاواڑ گجرات وغیرہ
وغیرہ کی طرف سے ہیں جنکی نہ قسمیں ملتی
ہیں نہ زبان ملتی ہے اور جنہیں شدید شدید
قسمیں کھا کر لوگوں نے لکھا ہے کہ انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور میں حضرت مرسل اللہ مسیح موعود علیہ
السلام کو دیکھا اور سنا کہ آپ فرماتے
ہیں کہ مرزا غلام احمد میرا نائب ہے
اور بعض نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ
کسی مکان میں تشریف فرما ہیں جب شوق
زیارت سے بیقرار ہو کر وہ شخص وہاں
پہونچا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بجائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
ہیں گویا حضرت اقدس آپ کی تصویر ہیں اور
فی الحقیقت ہے بھی یوں ہی۔ غرض یہ دو
قسم کے انفسی اور آفاقی نشان ہوتے ہیں
سعید وہ ہے جو ان نشانات
سے فائدہ اُٹھاوے۔ اور **بدبخت**
وہ ہے جو ان سے لاپروائی کرے۔
خصوصاً ذاتی نشانوں سے لاپروائی
کرنے والا مخذول اور مردود ہو جاتا ہے
میرا دل گواہی دیتا ہے کہ بلعم کی روح
کے اندر موسیٰ علیہ السلام کی صداقت چمکی
اور اُس کی روح دلائل و براہین سے پوری
طرح گھر کر گئی مگر اتباع ہوا کا مرض قبول
حق کی راہ میں روک ہو گیا۔
حقیقت میں ہوائے نفس ایک ایسی چیز ہے
جو انسان کو ذلت کے خطرناک تاریک
گڑھے میں دھکیل دیتی ہے کبھی دیکھتا ہے
کہ منصب ٹوٹ جاوے گا قوم کیا کہے گی
کبھی احباب کو دیکھتا ہے کہ ایک ریاست